



ختم نبوت فورم کا ترجمان

ماہنامہ
محلہ
الخاتم

INTERNATIONAL URDUMONTHLY AL-KHATIM GUJRANWALA PAKISTAN

جنوری 2016

رمضان کے روزے

احترام رمضان اور مرزا قادیانی

اثبات عقیدہ ختم نبوت سورت فاتحہ کی روشنی میں
علماء دجالی از روزے حدیث
اپنے عقائد کی تحقیق کریں
مولانا ابوالکلام آزاد ایک غلطی کا ازالہ
لفظ خاتم کے حوالے سے چند معروضات
یکمادعوٰ اللہ وَالنَّبِیْنَ آمِنُوا
عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی کفریہ عقائد
انقطاع و جی پڑا جماعت صحابہ
رمضان کے روزے، احترام رمضان اور مرزا قادیانی
ادیان سماویہ میں امن و سلامتی کا ذکر اور انہیں

**لفظ خاتم
کے حوالے سے چند
معروضات**

اپنے عقائد کی تحقیق کریں

مولانا ابوالکلام آزاد
اور ایک غلط فہمی کا ازالہ

فہرست مضمایں

2	نعت ونظم
3	اداریہ
4	اثبات عقیدہ ختم نبوت سوت فاتحہ کی روشنی میں
6	علاماتِ دجال از روئے حدیث
11	اپنے عقائد کی تحقیق کریں
15	مولانا ابوالکلام آزاد ایک غلطی کا ازالہ
19	لکھنخاتم کے حوالے سے چند معروفات
21	یجادعون اللہ والذین آمنوا
23	عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی کفریہ عقائد
27	انتظار وحی پر اجماع صحابہ
31	رمضان کے روزے، احترامِ رمضان اور مرزا قادیانی
38	ادیان سماویہ میں امن و سلامتی کا ذکر اور اہمیت
40	نمائندہ گان

مدیر اعلیٰ

علامہ مفتی سید مبشر رضا القادری
بانی ادارہ کنز الایمان ریسرچ انٹیڈیوٹ

نائب مدیر اعلیٰ

پروفیسر حافظ غلام مجی الدین

مدیر

ضیاء رسول

سروکلیشن مینیجر

غلام بنی نوری

قانوی میشیر

رانالیاقت علی خان ایڈ ووکیٹ

رابطہ دفتر

کنز الایمان ریسرچ انٹیڈیوٹ، گلہ اسماعیل والا، فرد گورے بنگر
گربا کھروڑ، گوجرانوالہ +923247448814

نبی جھوٹا نہیں ہوتا

کوئی تضاد کلام خدا میں بھی نہیں ہوتا
 نبی جھوٹا نہیں ہوتا جھوٹا نبی نہیں ہوتا
 جاہل کے ہر لفظ سے جہالت پیکتی ہے
 عاقل کے حرف کا کوئی ثانی نہیں ہوتا
 خدا کے کاموں میں دل انسانی نہیں ہوتا
 اچھا شیطانی نہیں برا رحمانی نہیں ہوتا
 عقل پر پردہ آجائے تو کچھ غلط نہیں رہتا
 پھر کفر کرنا بھی بے ایمانی نہیں ہوتا
 نبوت خدا کی خلافت ہے کوئی کھیل نہیں لوگو
 یہاں ظلی نہیں ہوتا کوئی بروزی نہیں ہوتا
 رکھ خدا کی قدرتیں انسانی کسوٹی پر کھو تو
 پھر کوئی بھی فیصلہ حق کا بھی نہیں ہوتا
 نبی جھوٹا نہیں ہوتا جھوٹا نبی نہیں ہوتا

ضیاء رسول

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
 سب سے بالا و والا ہمارا نبی
 بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
 نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی
 بجھ گئیں جس کے آگے سبی متعلین
 شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
 جس کے تلوں کا دھون ہے آب حیات
 ہے وہ جانِ میحہ ہمارا نبی
 خلق سے اولیاء، اولیاء سے رس
 اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
 قرون بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
 چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
 کون دیتا ہے دینے کو منح چاہئے
 دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
 کیا خبر لکنے تارے کھلے چھپ گئے
 پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
 ملکِ کوئین میں انیاء تاجدار
 تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
 جس نے ٹکوئے کئے میں قمر کے وہ ہے
 نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی

اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی

اداریہ

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين

غازی ملت ملک ممتاز قادری رحمۃ اللہ علیہ کو حال ہی میں صرف اس جسم کی پاداش میں بچانی دے کر شہید کر دیا گیا کہ انہوں نے ایک ایسے انسان کو قتل کیا تھا جو قانون مصطفیٰ ﷺ کو کالا قانون کہہ رہا تھا جو پس پردہ قادیانیوں کے اسمبلی کے فیصلے کو غلط کہہ رہا تھا۔ ابھی رمضان شریف کا مہینہ ہے اور یہ پہلا رمضان ہے جو غازی ملک ممتاز قادری شہید کی شہادت کے بعد آیا ہے۔ موجودہ حکومت کی نااہلی کی بدولت پاکستان کا مطلب جاننے والے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا دل سے اقرار کرنے والے مفہود ہوتے دکھانی دے رہے ہیں۔

ہمارے سکول و کالج اور یونیورسٹیز میں مخلوط نظام تعلیم نے یورپین کردار کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ناج گانا، ادنیگے ملبوسات، طلباء و طالبات کا غیر شرعی و غیر اخلاقی افعال کا کثرت سے مرتكب ہونا اس چیز کی غمازی کر رہا ہے کہ حکومت اپنے فرائض سے روگردانی کر چکی ہے۔ ہمارے حکمران سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی ملک میں قانون شریعت نافذ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

کیا ہمارے حکمرانوں اور کلیدی عہدہ داران کو خدا بھول گیا ہے؟ کیا ان لوگوں کو مرنا نہیں ہے؟ ملک میں امیر امیر تر ہوتا جا رہا ہے اور غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ کیا حکمرانوں کو اس افراط و تفریط کا موازنہ نہیں ہو گا۔ عوام بھوک و پیاس سے حکمرانوں کو بددعا میں دے رہے ہیں کیا ہمارے حکمرانوں کو یہ سب کچھ دکھانی نہیں دیتا۔ اللہ ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے

امین

القرآن اشیاء تحقیقیہ ختم نبوت سورت فاتحہ کی روشنی میں

علامہ مفتی سید زین العابدین شاہ

قرآن پاک کا یہ دعویٰ ہے کہ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذُلِّكَ وَلَا أَكْبَرَ میں: "تمام صفات جلالیہ جمالیہ حضرت باری عز اسمہ ہو جاتا ہے، پس جس طرح اللہ کا نام جامع صفات کاملہ ہے اسی طرح احمد کا نام جامع تمام معارف بن جاتا ہے، اور جس طرح اللہ کا نام خدا تعالیٰ کے لیے اسی اعظم ہے اسی طرح احمد کا نام نوع انسان میں سے اس انسان کا اسم اعظم بھی قرآن مجید میں موجود ہے، یہاں تک کہ قرآن مجید کو بغور پڑھا جائے تو اشارۃ ان دجالوں کذابوں اور منکرین ختم نبوت کا ذکر اور رد بھی موجود ہے جنہوں نے انقطع وی کے بعد دعویٰ نبوت کر کے اپنے فتنے کی لپیٹ میں سادہ لوح لوگوں کو لپیٹا گھا اور ان کا ذکر بھی موجود ہے جنہوں نے ان منکرین نبوت کی اپنے دلائل قرآنیہ و قویہ کے ساتھ بخوبی کر کے اپنے آقا مولانا ﷺ کی ناموس اور عربت و عظمت پر پھرا دینا تھا لیکن ان سب احسانات کو محروس کرنے کے لیے عقل سليم ذوق نعیم اور شوخی طبع کی ضرورت ہے، جیسا کہ سورت فاتحہ جسے آپ اور میں ہر نماز میں پڑھتے ہیں جس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اس کے معانی پر غور و فکر کرنے سے حقیقت حال اور ہمارا دعویٰ ثابت ہو جاتا ہے، اللہ پاک سورت فاتحہ آیت نمبر ایک میں ارشاد فرماتا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تمام خوبیات اللہ کے لیے جو تمام ہجانوں کا پالنے والا ہے اس آیت مجیدہ میں اللہ تعالیٰ کا اسم ذات "اللہ" کا ذکر ہے اور اس اسم کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں (276, 275)

آئیے! ٹھنڈے دل سے اس عبارت کے مسلمات (دونوں گروہوں کے نزدیک طے اور ثابت شدہ باتوں کو مسلمات کہتے ہیں) پر فریقین

سامان بن جائے:

غور کرتے ہیں۔

رائیتُنِی فِي الْمَنَامِ عَيْنُ اللَّهِ وَ تَيْقَنْتُ أَنَّنِي هُوَ لَمْ يَبْقَ لِي ارادةٌ وَ لَا خَطْرَةٌ وَ لَا عَمَلٌ مِنْ جَهَةِ نَفْسِي مُضْمُونٌ بِالاًّلا كَا مَفْهُومٍ بِزَبَانِ ارْدُو حضور کے الفاظ میں (محشی مرزاںی) میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور کوئی خیال اور کوئی عمل نہیں رہا۔ (تذکرہ صفحہ 152)

امید و ا Quartz ہے کہ کوئی غیرت مند مرزاںی اسے پڑھ کر ضرور تاب ہوگا۔ اب آئیے! اسم احمد پر غور کرتے ہیں کہ جیسے کوئی اور اللہ نہیں ہو سکتا ایسے ہی کوئی اور احمد (نبی) ہرگز نہیں آسکتا کہ آپ ﷺ بھی اپنی ذات و صفات اور دعوت میں کامل و اکمل ہیں۔

2: فَرِيقِنِ يَعْنِي ہمارے اور تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ جب اپنے صفات کاملہ کے کنزخنی کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو وہ زمین پر ایک ایسا انسان پیدا فرماتا ہے جس کو احمد کے نام سے آسمان پر پکارتے ہیں اور جسے روئے کائنات میں سے آسمان پر احمد کے نام سے پکارا گیا ہے اس کی کوئی بیوی ہی نہیں اور وہ کسی کا بیٹا بھی نہیں ہے کہ کوئی اس کا باپ یاماں نہیں، جبکہ خدائی دعویٰ کرنے والے فرعون کی طرح مرزا کا باپ بھی تھا مال بھی تھی بھی اور اولاد بھی تھی، پھر مزید برآں اللہ پاک کو موت نہیں کہ وہ الٰہ القیوم ہے جبکہ مرزا قادیانی کی شرمناک موت (جسے اپنے مضمون میں تحریر کرنا باعث عارمگھ کرتھیر نہیں کر رہا، لیکن سوچنے کا ضرور) بھی قادیانی کے جھوٹ کو بانگ دہل بیان کر رہا ہے مرزا کی عبارت، مرزا کی زبان قلم سے ہی ترجمہ اور محشی کی وضاحت ملاحظہ کی جیئے شاید کہ ہماری یہ کوشش آپکے ایمان کا

مرزاںی صاحب آپ کے منہ بولے بنی اس مسلمہ قانون سے بھی جھوٹے ثابت ہوئے آنکھیں کھولنے اور تاب ہو کر اسلام قبول کرنے۔

(مضمون جاری ہے بقیہ الگ شمارہ میں ان شاء اللہ)

1: اس ذات اللہ کامل و اکمل ہے تمام صفات کاملہ کا جامع ہے ایسے ہی اسم احمد بھی کامل و اکمل اور تمام معارف کا جامع ہے اس ذات اللہ خدا کے لیے اور اسم احمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے اسم اعظم ہے، اب ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا اللہ کے سوابھی کوئی اللہ ہے؟ کوئی اور متحقق عبادت ہے؟ تو سلیم الفطرت کی طرف سے بغیر حیلہ و حجت کے پرزور اور شدت کے ساتھ جواب آئے گا کہ نہیں ہرگز نہیں اللہ بس ایک ہے، متحق عبادت بس ایک ہے، خدا بس ایک ہے، اور اس پر استغفار کے رنگ میں نہیں بلکہ حقیقت کے رنگ میں سورہ اخلاص شاہد و عادل ہے، تو جناب قادری صاحب یہ کیا ہے؟

مرزا قادری تذکرہ صفحہ 152 پر اپنی خواب کو حقیقت صحیح پیشے ہیں۔ ان کا ایمان تھا کہ وہ اللہ ہی ہیں اور اپنے اللہ ہونے کو پر زور بیان کرتے ہیں۔ جبکہ سورت فاتحہ کی پہلی آیت مجیدہ ہی اس باطل عقیدہ اور کاذب نظریہ کا رد کر رہی ہے کہ تمام جہانوں کا پالنے والا اللہ ہے اور جو اللہ ہے وہ واحد اور واحد ہے، یکتا ہے وہ کسی کا باپ نہیں ہے کہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں اور وہ کسی کا بیٹا بھی نہیں ہے کہ کوئی اس کا باپ یاماں نہیں، جبکہ خدائی دعویٰ کرنے والے فرعون کی طرح مرزا کا باپ بھی تھا مال بھی تھی بھی اور اولاد بھی تھی، پھر مزید برآں اللہ پاک کو موت نہیں کہ وہ الٰہ القیوم ہے جبکہ مرزا قادری کی شرمناک موت (جسے اپنے مضمون میں تحریر کرنا باعث عارمگھ کرتھیر نہیں کر رہا، لیکن سوچنے کا ضرور) بھی قادری کے جھوٹ کو بانگ دہل بیان کر رہا ہے مرزا کی عبارت، مرزا کی زبان قلم سے ہی ترجمہ اور محشی کی وضاحت ملاحظہ کی جیئے شاید کہ ہماری یہ کوشش آپکے ایمان کا

علامت عیسیٰ ابن ماریم و دجال

از حدیث مسلم

علامتی سید تبر رضا ا قادری



پتہ چل جائے کہ مرزا قادیانی سرسر جھوٹا اور فرافڑا انسان تھا۔

میرا تجوہ پر کہتا ہے کہ مرزا قادیانی اور قادیانیت کو بے نقاپ کرنے کے لیے صرف یہی ایک حدیث شریف کافی ہے۔ اس حدیث شریف پر میں قادیانی مریبوں سے مناظرے بھی کر چکا ہوں اور ان مناظروں کو آپ یوں بیوب، فیں بک اور ہمارے آفیشل ختم بوت فورم پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

سب سے پہلے ہم آپ کو حدیث شریف کا اصل عربی متن پیش کریں گے اس کے بعد اس کا ارد و ترجمہ پیش کریں گے اور پھر تائج انداز کرنے کی کوشش کریں گے۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَةَ زُهَيْرٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمْصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَعَ النَّوَاسَ بْنَ سَعْيَانَ الْكِلَابِيَّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَعْيَانَ قَالَ

مرزا غالا قادیانی کی شخصیت عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ ہر باشمور اور صاحب مطالعہ مسلمان جانتا ہے کہ چھلی صدی میں ایک بوت کا داعی گزرا ہے اگرچہ کسی کو مرزا قادیانی کا نام آتا ہے یا نہیں آتا کم از کم وہ اتنا ضرور جانتا ہے کہ ایک شخص ایسا تھا جو اپنے آپ کو بنی کہتا تھا اور اس کی موت لڑیں میں ہوئی حقیقت تو یہ ہے کہ جب کبھی تذکرہ چھڑے کہ دنیا میں سب سے زیادہ جھوٹا اور کذب ترین انسان کوں تھا تو سرفہرست مرزا غالما قادیانی کا نام شمار کیا جاتا ہے۔ پوری دنیا کے جھوٹ ایک پلڑے میں رکھ دئیے جائیں اور مرزا قادیانی کے جھوٹ دوسرے پلڑے میں رکھیں جائیں تو یقین ماننے مرزا قادیانی کے جھوٹوں کا بلڈ ابھاری ہو گا۔

جھوٹ اور فریب کاری کا قصہ چھڑا ہے تو سر دست ہم بھی آپ کو مرزا قادیانی کے لا تعداد جھوٹوں میں سے ایک جھوٹ پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے پیش نظر صحیح مسلم شریف کی ایک حدیث ہے جس کو مرزا قادیانی نے اپنے تھاریر میں جا بجا ذکر کیا ہے اور آج کل کے قادیانی لوگ دورانِ گھنگوں اس حدیث کا اکثر حوالہ دیا کرتے ہیں۔

حدیث بیان کرنے میں قادیانی مری بلوگ مرزا قادیانی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دل و فریب کاری سے کام لیتے ہیں اور اس حدیث کو بھی بھی پورا پیش نہیں کرتے۔ یعنکہ اگر یہ حدیث پوری پیش کردیں تو قادیانیت کی عمارت زین بوس ہو جائے اور مسلمانوں کو

بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أُمُوَالِهِمْ وَيَمْرُ بِالْخَرِبَةِ
فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتَبَعُهُ كُنُوزُهَا
كَيْعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا
فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمِيَّةً الْغَرَضِ
ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا
هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ

ترجمہ

"ابو عیشہ زہیر بن حرب، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن زید بن جابر تھیں
بن جابر طائی حضرت نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ ایک صحیح
رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے کبھی تحقیر کی (یعنی
گھٹایا) اور کبھی بڑا کر کے بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ
وہ بھوروں کے ایک جھنڈ میں ہے پس جب ہم شام کو آپ ﷺ کے
پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہم سے اس بارے میں معلوم کر لیا
تو فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ
ﷺ نے صحیح دجال کا ذکر کیا اور اس میں آپ ﷺ نے کبھی تحقیر کی اور
کبھی اس فتوہ کو بڑا کر کے بیان کیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ
بھوروں کے ایک جھنڈ میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے
بارے میں دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں کا زیادہ خوف کرتا ہوں
اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہو گیا تو تمہارے بجائے میں اس کا
 مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر شخص خود اس
سے مقابلہ کرنے والا ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہو گا۔

دجال کی علامات

(1) بے شک دجال نوجوان گھنگری لے باول وala (2) اور پھولی

ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ
غَدَاءٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ
فَلَمَّا رُحِنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فَيَقَالَ مَا شَاءْكُمْ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرَتِ الدَّجَالَ غَدَاءً فَخَفَّضَتِ
فِيهِ وَرَفَعَتِ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ
الدَّجَالِ أَحَوْفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا
حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُهُ
حَجِيجُ تَفْسِيهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌْ
قَطْطُ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَانَ أَشَبَّهُ بِعَبْدِ الْعَزِّى بْنِ قَطْنِ
فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلَيَقْرُأْ عَلَيْهِ فَوَاتَحَ سُورَةَ
الْكَهْفِ إِنَّهُ حَاجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعَرَاقِ فَعَاثَ
يَبِينَا وَعَاثَ شِيمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبِتُوا قُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبِثْتُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا
يَوْمٌ كَسْنَةٌ وَيَوْمٌ كَشْهُرٌ وَيَوْمٌ كَجُمِيعَةٍ وَسَائِرُ
أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ
الَّذِي كَسْنَةٌ أَتَكُفِينَا فِيهِ صَلَاةً يَوْمٌ قَالَ لَا اقْدُرُوا
لَهُ قُدْرَةً قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ
قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتُهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ
فَيَدْعُهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ
السَّيَّاءَ فَتُنْسِطُ وَالْأَرْضَ فَتُنْذِبُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ
سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَّاً وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ
خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُهُمْ فَيَرْدُونَ عَلَيْهِ
قَوْلَهُ فَيَنْصِرِفُ عَنْهُمْ فَيُضْبِحُونَ مُنْحَلِّينَ لَيْسَ

زمین کے خزانے اس کے پاس آئیں گے۔ جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس آتی ہیں، پھر (14) وہ ایک کڑیں اور کامل الشباب آدمی کو بلاستے گا اور اسے توار مار کر اس کے دوٹکوئے کردے گا اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے ایک تیر کی مسافت پر رکھ دے گا، پھر وہ اس (مردہ) کو آواز دے گا تو وہ زندہ ہو کر چمختے ہوئے چہرے کے ساتھ نہتا ہوا آتے گا۔ (15) دجال کے اسی افعال کے دوران اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة، باب ذکر الدجال و صفتہ و ما

معہ، رقم الحدیث 110 / 2937)

بنی غیب داں مخبر صادق علیہ السلام نے دجال کی خبریں دیتے ہوئے واضح طور پر علامات بیان فرمائی ہیں قرب قیامت میں ان علامات کو دیکھ کر کوئی بھی دجال کو پہچان سکے گا لیکن مرزا غلام قادریانی اور اس کی امت قادریانیہ دجال کی ان واضح ترین علامات کی تاویل کرتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک علامت کو بھی اپنی اصل پر تسلیم نہیں کرتے۔

دجال سے مراد عیسائی اقوام

مرزا غلام قادریانی لکھتا ہے: ”هم پہلے بھی تحریر کر آتے ہیں کہ عیسائی واعظوں کا گروہ بلاشبہ دجال معہود ہے۔“ (از الہ اوہام ص ۲۳، خزانہ ج ۳ ص ۳۸۹)

اس تحریر میں مرزا غلام قادریانی عیسائی مبلغین کو دجال کہہ رہا ہے لیکن مرزا غلام قادریانی نے یہاں بھی دجل بیان سے کام لیا ہے، اسی کتاب میں مرزا قادریانی نے ابن صیاد کو بھی دجال کہا ہے (از الہ اوہام ص ۱۰۳)

اگر ابن صیاد دجال معہود تھا تو پھر یہ بات ضرور جھوٹ ہے۔ ہمارے

ہوتی آنکھ والا ہو گا کیا کہ میں اسے عبد العزیز بن قلن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں پس تم میں سے (3) جو کوئی اسے پالے تو چاہتے کہ اس پر سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے (4) بے شک اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہو گا (5) پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب فساد برپا کرے گا اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول علیہ السلام وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا آپ علیہ السلام نے فرمایا (6) چالیس دن اور ایک دن سال کے برابر اور ایک دن مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہو گا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ دن جو سال کے برابر ہو گا کیا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نماز میں پڑھنا کافی ہوں گیں آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں (7) بلکہ تم ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس کی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہو گی آپ نے فرمایا (8) اس بادل کی طرح جسے پچھے سے ہوا حکیل رہی ہو (9)

پس وہ ایک قوم کے پاس آتے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایک گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے پھر (10) وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برساتے گا (11) اور زمین بزرہ اگاتے گی اور اسے چڑنے والے جانور شام کے وقت آئیں گے تو ان کے کوہاں پہلے سے لمبے تھن بڑے اور کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی (12) پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جاتے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ اس کے قول کو رد کر دیں گے تو وہ اس سے واپس لوٹ آتے گا پس وہ قحط زدہ ہو جائیں گے کہ ان کے پاس دن کے مالوں میں سے کچھ بھی نہ رہے گا اور (13) اسے کہے گا کہ اپنے خزانے کو نکال دے تو

خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہوگا۔

ان 4 علامات کو پڑھنے سے ایک صاحب علم جان سکتا ہے کہ یہ کسی ایک معین و مشخص انسان کی بات ہو رہی ہے جس کے بال بھی ہوں گے آنکھیں بھی ہوں گی۔ پھر یہ فرمایا کہ جو اس کو پالے مطلب یہ فرد معین ہے۔ اب مرزا ایت تاویلات کو اگر دیکھیں تو مرزا یوں کے ہاں دجال عیسائیوں کے گروہ کو کہتے ہیں اور یہ عیسائی گروپ میرے آقا میں کیا ہے؟

کے دور میں بھی پائے جاتے تھے اگر دجال سے مراد عیسائی اقوام ہوتیں تو میرے آقا میں کیا ہے؟ بھی یہ ارشاد نہ فرماتے کہ اس کے بال کنگھریا لے ہوں گے پھولی آنکھیں ہوں گے اور اگر تم اس کو پالو تو سورۃ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرنا۔ پھر یہ بھی کہ اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہو نا بتابیا گیا ہے۔ کیا کسی قادیانی مربی نے آج تک غور کیا کہ مرزا قادیانی نے آپ لوگوں کو کیسا الوبنایا ہے اور آپ اس کی ہاں میں ہاں ملاتے چلے آ رہے ہیں۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کیا عیسائی اقوام کا خروج عراق اور شام کے درمیان سے ہوا ہے؟ ہرگز نہیں

حدیث شریف میں آگے ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

دجال کا مدت قیام

(5) پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب فساد برپا کرے گا اے اللہ کے بنو ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا آپ ﷺ نے فرمایا (6) چالیس دن اور ایک دن سال کے برابر اور ایک دن مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہو گا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ دن جو سال کے برابر ہو گا کیا

نہ دیک تو وہ بھی جھوٹ یہ بھی جھوٹ۔

دجال کے گھے سے مراد ریل گاڑی

احادیث میں صراحت ہے کہ دجال کی ایک سواری ہو گی جس کو گدھایا گدھے سے نیہی جانور قرار دیا گیا ہے مگر مرزا قادیانی اس کی بھی من گھرست تاویل کر کے ریل گاڑی کو دجال کی سواری قرار دیتا ہے:

”احادیث صحیح کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ گدھا دجال کا اپنا ہی بنایا ہوا ہو گا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں اور کیا ہے۔“ (از الہ اوہام ص ۶۸۵، خواجہ ج ۳۰ ص ۲۷)

اس عبارت میں بھی مرزا قادیانی نے دو بڑے بڑے جھوٹ بولے یہ اول تو کسی صحیح حدیث میں ایسا کچھ نہیں ہے دوسرا یہ کہ ریل گاڑی عیسائی ہی نہیں بناتے بلکہ دیگر مذاہب بھی بناتے ہیں، جاپان کے پاس بھی ہے جو بدھ مذہب ہے۔ روں کے پاس بھی ہے جو دھریہ ہے۔ ترکوں اور عربوں کے پاس بھی ہے جو مسلمان ہیں۔ کیا یہ سب دجال ہیں۔ جاپان، روں، ترکی اور یورپ کے تمام لوگ جو ریل گاڑیاں بنارہے ہیں۔ کیا یہ کلہم پادری ہیں۔

اس مختصر تہیید کے بعد اب آئیے مسلم شریف کی اس حدیث کی جانب جس میں مخبر صادق ﷺ نے دجال کے بارے واضح علامات ذکر کی

یہ، حدیث شریف پر غور کریں:

دجال کا حلیہ

(1) بے شک دجال نوجوان کنگھریا لے بالوں والا (2) اور پھولی ہوئی آنکھ والا ہو گا کیا کہ میں اسے عبد العزیز بن قلن کے ساقط تنبیہ دیتا ہوں پس تم میں سے (3) جو کوئی اسے پالے تو چاہئے کہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے (4) بے شک اس کا

ز میں سبزہ اگائے گی اور اسے چرنے والے جانور شام کے وقت آئیں گے تو ان کے کوہاں پہلے سے لمبے تھن بڑے اور کوکھیں تھیں توئی ہوئی ہوں گی (12) پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ اس کے قول کو رد کر دیں گے تو وہ اس سے واپس لوٹ آئے گا پس وہ تحمل زدہ ہو جائیں گے کہ ان کے پاس دن کے مالوں میں سے کچھ بھی نہ رہے گا اور (13) اسے کہنے گا کہ اپنے خزانے کو نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس آئیں گے۔ جیسے شہدی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس آتی ہیں، پھر (14) وہ ایک کڑیل اور کامل الشباب آدمی کو بلاستے گا اور اسے توار مار کر اس کے دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے ایک تیر کی مسافت پر رکھ دے گا، پھر وہ اس (مردہ) کو آواز دے گا تو وہ زندہ ہو کر چمکتے ہوئے چھرے کے ساتھ ہنتا ہوا آتے گا۔

حدیث کے ان ارشادات کے بعد کوئی بے وقوف ہی ہو گا جو مرزا قادیانی کے اس عقیدہ کو مانے کہ دجال سے مراد عیسیٰ اقوام ہیں جبکہ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ دجال جادوئی کھیل کھیلے گا اور مختلف کرتبا کر کے دھماکے گا۔

دجال کی موجودگی میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

(15) دجال کے اسی افعال کے دوران اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔

دجال جادوئی کرتبا کھارہا ہو گا کہ عیسیٰ ابن مریم کا آسمان سے نزول ہو گا۔ ان شاء اللہ اگلے شمارہ میں اس حدیث کی مزید وضاحت پیش کی جائے گی۔

اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نماز میں پڑھنا کافی ہوں گیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں (7) بلکہ تم ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا امت مرزا یہ نے کبھی غور کیا کہ مرزا کے بقول دجال سے مراد عیسیٰ اقوام ہیں تو کیا حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں عیسیٰ 40 دن تک دنیا میں رہے؟ کیا عیسائیوں کا پہلا دن سال کے برابر تھا؟ کیا دوسرا دن مہینے کے برابر تھا؟ کیا عیسائیوں کا تیسرا دن ہفتہ کے برابر تھا؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

مرزا قادیانی نے دبليو بیان سے کام لیا ہے اور احادیث نبویہ ﷺ اور مسلمہ عقیدہ کی نظر کی ہے۔

دجال کی زمین میں سفر کرنے کی کیفیت

ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس کی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہو گی آپ نے فرمایا (8) اس بادل کی طرح جسے پیچھے سے ہوا ہکیل رہی ہو۔

آپ حدیث کے ان واضح ارشادات کو پڑھ کر جان سکتے ہیں کہ دجال سے مراد عیسیٰ اقوام نہیں ہیں۔ کیا کوئی قادیانی مربی بتا سکتا ہے کہ عیسیٰ اقوام کے ساتھ ایسا کبھی ہوا کہ ان کو ہوانے چلایا ہو؟ اگر جواب نظر میں ہو تو کم از کم اپنے مذہب کے بارے غور و خوض ضرور کی جائے گا۔

دجال کی جادو گری

(9) پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے پھر (10) وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ باش بر سارے گا (11) اور

اپنے عقائد کی تحقیق کریں

ضیاء رسول



کے لیے اللہ پاک کی خوشنودی اور جنت سے محرومی کا سبب ہے کیونکہ انبیاء کرام کو اللہ پاک نے منتخب فرمایا اور یہ سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمادیا اب کوئی انسان کسی مدعا نبوت کو اسکی چکنی چڑی با توں میں آ کر اللہ پاک کے منتخب کردہ انبیاء کرام کی فہرست میں شامل کرتا ہے تو گویا وہ خدا کا شریک بتتا ہے اور ایسے لوگ اپنے ان پیشوں سمیت دوزخ میں دوسروں سے زیادہ عذاب سے دوچار ہوں گے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ”ارشاد ہو کا کہ داخل ہو جاو تم بھی ان گروہوں کے ساتھ جو جا چکے ہیں تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے جہنم میں جب بھی داخل ہو گا کوئی گروہ تو لعنت بھیجے گا وہ اپنے جیسے اور گروہوں پر حتیٰ کہ جب گرچکیں گے اس میں سب تو کہیں گے بعد میں آنے والے اپنے پہلوں کے بارے میں کہ اے ہمارے رب یہ ہیں وہ جنہوں نے گمراہ کیا تھا ہمیں اس لیے ان کو دو گنا عذاب دے آگ کا، ارشاد ہو گا سب کے لیے ہی ہے دو گنا عذاب لیکن تم نہیں جانتے۔ (سورہ اعراف آیت 38) اللہ پاک نے گمراہ کرنے والوں اور گمراہ ہونے والوں سب کے لیے دو گنا عذاب کی وعدید سنائی ہے۔

مرزا غلام احمد قادریانی کے پیر و کار جو کہ ایک خاص ماحول کے غلام ہو چکے ہیں جو ان کے لیے ساری دنیا بن چکا ہے وہ اسی میں رہنا پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ مسلسل جس ماحول

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلتی نہ ہو خیال جس کو آپ اپنی حالت کے بدلتے کا ہر وہ انسان جس کو خدا نے تخلیق کیا اس کی زندگی دو مرحلے پر مشتمل ہے ایک وہ عارضی مرحلہ جو وہ اس دنیا میں گزارتا ہے اور دوسرا وہ دائیٰ مرحلہ جو اس نے آخرت میں گزارنا ہے، دنیا ایک عارضی قیام گاہ ہے اس کے باوجود قوی میں اس عارضی قیام گاہ میں آزادی اور عزت و وقار سے جینے کے لیے صدیوں تک عظیم سے عظیم قربانیاں دیتی آئیں تو آخرت کی زندگی جو کہ ہمیشگی کی زندگی ہے اس زندگی میں عزت و وقار حاصل کرنے کے لیے اس سے کہیں زیادہ جدوجہد کرنی چاہیے لیکن اللہ پاک کی انسان سے مجبت کا عالم دیکھیں اس نے اس دائمی زندگی کو عزت و وقار سے گزارنے کے لیے کتنا اسان راستہ بتا دیا ہے کہ بس اپنے بنیادی عقائد درست کرلو تو آخرت کی زندگی میں دوزخ سے آزادی کی اللہ پاک ضمانت دیتا ہے اگر کچھ چھوٹے موٹے گناہ ہو بھی جائیں تو اللہ پاک معاف فرماسکتا ہے یا زیادہ سے زیادہ انکی سزا بھگت کر بالآخر اللہ پاک جنت میں ہی جگہ عطا فرمائے گا لیکن اگر عقائد درست نہ ہوئے تو دائمی دوزخ کا عذاب ہے اسکی ہرگز معافی نہ ہوگی، جس طرح تمام انبیاء کرام پر ایمان لانا اسلام کی بنیادی شرط ہے اسی طرح ایک جھوٹے مدعا نبوت کو سچا جانتے ہوئے اسے انبیاء کرام کی فہرست میں شامل کرنا ایک ایسا شرک عظیم ہے جو کہ ہمیشہ

بن چکے ہوتے ہیں جس کے باہر انہیں کچھ بھی درست دکھائی نہیں دیتا اور ایسے لوگوں کی پھر اللہ بھی مدد نہیں فرماتا بلکہ وہ ان کو انکی گمراہی میں ہی بھیکر رہنے دیتا ہے جیسا کہ اللہ پاک کافرمان ہے "اور جس نے مخالفت کی رسول کی اس کے بعد بھی کھل کر آچکی ہے ان کے سامنے ہدایت اور چلا اہل ایمان کی راہ کے خلاف تو چلنے دیں گے ہم اس کو اسی (راہ) پر جدھروہ چل نکلا اور ڈالیں گے اسے ہم جنم میں اور وہ بہت ہی براٹھکانہ ہے" (سورہ النساء آیت 115)

خدا تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے پیر و کار بخوبی جان سکتے ہیں کہ ان کے تمام عقائد پورے 1400 سال سے چلے آرہے مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہیں اور ایسا تو ممکن نہیں کہ ان سے پہلے تمام ترامت پجودہ سو ماں سے غلط راہ پر ہو جس سے ثابت ہوا کہ یہ مونین کے راستے سے ہٹ چکے ہیں اور اللہ پاک کے فرمان کے مطابق اسی غلط راہ پر ہی بھٹکا دیئے گئے ہیں جس کو انہوں نے منتخب کر لیا ہے لیکن جنہوں نے ابھی تک اپنے عقائد کی تحقیق نہیں کی ان کے لیے اب بھی موقع ہے اور ایسے ماحول اور ایسی سوچ کے شکنجه میں جکڑا ہوا انسان تب تک اس سے باہر نہیں نکل سکتا جب تک وہ اپنے اس ماحول کو تعمیدی نگاہ سے دیکھنا شروع نہیں کرتا یہی وہ مرحلہ ہے جو انسان کے اندر اپنے ماحول کی غلطیوں اور خامیوں پر تحقیق کرنے کی تحریک پیدا کرتا ہے اور اگر وہ اس جدوجہد کو جاری رکھے تو اس ماحول سے نکل کر حق کی راہ ضرور پالیتا ہے۔ ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے اپنے عقائد کی تحقیق کریں اس کا سب سے پہلا اور اہم مرحلہ یہ ہے کہ اپنے مذہبی پیشوام را غلام احمد قادریانی کی کتب کو پڑھیں دنیا کے ہر مذہب کے

میں رہتا ہے وہ اس سے اس قدر مانوس ہو جاتا ہے کہ اس سے باہر کے ماحول میں وہ احتیاہٹ محسوس کرتا ہے چاہے باہر کا ماحول کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہوا سی ضمن میں شیخ محبی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا کہ گوہ کا کیڑہ گوہ میں ہی خوش رہتا ہے اور خوشبو کا کیڑا خوشبو میں خوش رہتا ہے بالکل یہی مثال انسانی فطرت کی بھی ہے کہ وہ جس ماحول سے مانوس ہو جائے چاہے وہ کتنا ہی غلط کیوں نہ ہو وہ اسی میں اسقدر مطمئن ہو جاتا ہے کہ پھر اس ماحول کی برائیاں بھی اسے اچھی لگتی ہیں لیکن یہ صورت حال اگر دنیاداری کے معاملات تک محدود ہو تو اسکا نقصان اتنا زیادہ نہیں لیکن دین کے معاملات میں یہ صورت حال پیدا ہو جائے تو یہ انسان کو گمراہی کی اس دلیل میں دھکیل دیتی ہے جس سے نکلا ممکن نہیں رہتا جس کا نتیجہ عاقبت کی تباہی و بر بادی ہے کیونکہ وہ ایک غلط نظر یہ غلط ماحول کو ہی اپنی فطری کمزوری کی بنا پر درست سمجھتے ہوئے اسی پر گامز ن رہتا ہے اور جب اس صورت حال پر کوئی ایسا پیشوامی وہ حجت سمجھتا ہو وہ بھی اسے اس غلط نظر یہ اور عقیدے پر گمراہ کرتا ہے اور اسی پر اسے چلنے کی تلقین کرتا ہے تو پھر اسکے پیشوامی کی بات اور اسکے غلط ماحول کے خلاف کوئی حق بات بھی اثر نہیں کرتی چاہے وہ کتنی ہی کھل کر کیوں نہ سامنے آجائے پھر وہ اللہ رسول کی مخالفت کو بھی حق سمجھنے لگتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے پیر و کار اپنے مذہبی پیشوام اور اپنے ماحول کے مطابق ہی قرآن و حدیث کے واضح احکامات کو بھی باطل اور من گھڑت تاویلات کی بھی میں جھونک دیتے ہیں اور پھر اسے ہی حق گردانے میں جبکہ حقیقت میں وہ اللہ رسول کی کھلی مخالفت کر رہے ہو تے ہیں مگر وہ سمجھ نہیں پاتے کیونکہ وہ ایک ایسے ماحول کے غلام

یہن" ہمارا صدق اور کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا" (روحانی خزانہ جلد 5 صفحہ 288 آئینہ مکالات اسلام)

"پھر اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئی میں سے ایک بھی جھوٹ نکلی تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں" (روحانی خزانہ جلد 17 صفحہ 461 اربعین نمبر 4)

"کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے" (روحانی خزانہ جلد 15 صفحہ 382 تریاق القوب) اور چونکہ مرزا غلام احمد قادریانی کے پیروکاروں سے نبی جانتے ہیں تو انیاء کرام کی پیشگوئیوں کے بارے مرزا قادریانی نے لکھا" اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں مل جائیں" (روحانی خزانہ جلد 19 صفحہ 5 کشی نوح)

پھر پیشگوئیوں کا معیار بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

"پیشگوئی کی تمام شوکت اور اس کا اثر اپنے ظاہر الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے اور پیشگوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان علامتوں کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صادق کا معیار لٹھہ رائیں۔ مگر تاویل میں تو وہ سارے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں اور یہ امر مقبول اور مسلم ہے کہ نصوص کو ہمیشہ ان کے ظاہر پر حمل کرنا چاہتے ہیں اور ہر ایک لفظ کی تاویل مخالف کو تسلیم نہیں دے سکتی کیونکہ اس طرح تو کوئی مقدمہ فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا" (روحانی خزانہ جلد 17 صفحہ 161 تحفہ گوازویہ)

پھر آگے صفحہ 301 پر لکھا کہ "پیشگوئی سے صرف یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے لیے بطور دلیل کے کام آسکے لیکن جب ایک پیشگوئی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام کی ہے"۔ مرزا غلام احمد قادریانی کے

پیروکاروں کے لیے ان کے مذہبی پیشوائی کی تعلیمات کو جانا ضروری ہوتا ہے اور انکے مذہبی پیشوام را قادریانی نے تو لکھا ہے کہ جو میری کتابوں کو تین بارہ بیس پڑھتا اس کے ایمان میں شک ہے، (سیرت المحمدی روایت نمبر 407 پر ان ایڈیشن۔ اور نئے ایڈیشن میں روایت نمبر 410 ہے جس میں انہی جماعت کی طرف سے تحریف کردی گئی ہے) اس لیے اس کی کتابوں کا مطالعہ کریں انشاء اللہ آپ پر واضح ہو جائے گا کہ آپ جس شخص کو نبوت کے عہدے پر فائز کرتے ہیں وہ شخص اپنے تمام تر دعویٰ جات میں جھوٹا ہے، قرآن و حدیث پر جھوٹ گھر نے والا اور انیاء کرام کا گستاخ ہے ایسے شخص کو آپ نبوت کے عہدے پر فائز کر کے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل و بروز قرار دے کر اللہ و رسول کو کتنی ایسا پہنچا رہے ہیں اس کا آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ یاد رہے دنیا بھر کے مسلمانوں نے آپ کو بارہ بار کروایا کہ آپ غلط عقائد پر ہیں اللہ و رسول کے فرائیں کو اپنی باطل تاویلات کے سانچے میں ڈھال کر اپنے من پندرہ مطالب پر چپاں کر کے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی راہ پر گامزن یہیں اس لیے عالم اسلام کے آپ کے متعلق اس دعوے میں کتنی صداقت ہے یہی جاننے کے لیے ہی اپنے عقائد کی تحقیق کرنا شروع کر دیں کیونکہ یہ آپ کے ایمان کا معاملہ ہے جس کی بنیاد پر آپ کی آخرت کی زندگی کا فیصلہ ہونا ہے، دنیا کی زندگی تو ختم ہو جائے گی مگر وہ بعد والی زندگی بھی زندگی نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔

مرزا غلام قادریانی نے اپنے پیروکاروں کو اپنے سچا یا جھوٹا ہونے کے بہت سے معیار خود بتاتے ہیں جو انشاء اللہ ہم سلسلہ وار پیش کریں گے سب سے پہلا معیار جو اس نے پیش کیا وہ اسکی پیش گوئیاں میں لکھتے

جو سکون مجھے یہاں (انگریزی سلطنت میں) ملا ہے وہ نہ مکہ میں مل سکتا ہے اور نہ بھی مدینہ میں

ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر یوں بزرگ ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدوخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باعیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلایا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتارہ۔ اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتوں جاری کرتا رہا تو یوں بزرگ ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنادیا ہے۔ یہ جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظلمہ میں مل سکتا ہے اور نہ بھی مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطینیہ میں۔

(روحانی خواجائی جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 156)

مرزا غلام قادیانی جو اپنے آپ کو نبی، رسول مسیح موعود، مثلی مسیح، مدد اور نامعلوم اپنے آپ میاں مٹھو کے مصدق کیا کیا کہتا رہا۔ تاریخ شاحد ہے کہ مرزا غلام قادیانی انگریزی استعمار کا خود کاشتہ پودا تھا۔ اور اس پودے کی آبیاری خود ملکہ وکتوریہ اور برلنی استعمار نے کی تھی۔ اس آبیاری کا تذکرہ مرزا قادیانی اپنی تحریر میں جا بجا کرتا دکھائی دیتا ہے۔

میں سنی ہوں نہ دیوبندی ہوں نہ وہابی
ہوں نہ عاظم ختم ہوت ہے فرقہ میر امی

ماننے والے ان باتوں کو منظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کا جائزہ لیں تو ان پر حق واضح ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی صادق تھا یا کاذب۔ خصوصاً مندرجہ ذیل پیشگوئیوں کی لازمی تحقیق کریں اور ہم بھی ان کو فقط وارث مکمل حوالہ جات کے ساتھ پیش کریں گے

1_ محمدی بیگم کی پیشگوئی

2_ محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمدی پیشگوئی

3_ شوخ و شگ لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی

4_ عبداللہ آصم کی پیشگوئی

5_ قیامت خیز زلزلے کی پیشگوئی

6_ نوناموں والے لڑکے کی پیشگوئی

6_ بکرو شیب والی پیشگوئی

کیونکہ قیامت والے دن آپ مرزا قادیانی سے ہرگز نہ کہہ سکیں گے کہ آپ نے ہمیں گمراہ کیا تھا اس لیے ہمارے گمراہ ہونے کے آپ ذمہ دار ہیں کیونکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بتا کر کے آیا تھا کہ میری ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نکلتے تو میں جھوٹا ہوں پھر یوں ماننے رہے مجھے جبکہ میری پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں؟ آخر میں اللہ رب العزت کے فرمان کے ساتھ ساتھ راہ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی ہدایت کی دعا پر آج کے پیغام کا اختتام کرتا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ

"بیشک اللہ کی قوم کی حالت نہیں بدلتا؛ جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلتا" (سورہ رعد آیت 11)

(ضمون جاری ہے بقیہ الگے شمارہ میں ان شاء اللہ)

مولانا ابوالکلام آزاد اور ایک غلط فہمی کا ازالہ

سکندر مرزا

بھی مولانا ابوالکلام آزاد کا یہ حوالہ دیتے وقت اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں کہ مولانا ایک بہت بڑے مفسر اور صاحب علم بزرگ تھے لیکن صاحب کیا یجھے؟ قرآن کی سورہ حجرات کی آیت 6 میں اللہ تعالیٰ کا کسی بھی خبر کے متعلق تحقیق و تلیٰ کر لینے کا حکم واضح ہے۔ نیز پیغمبر محمد عربی ﷺ کا ارشادِ بانی ہے کہ

فَرَمَّانٌ عَالِيٌّ شَانٌ هُنَّا كَعْنَى بِالْمُرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ كُسْكَى كَهْجُونًا هُوَنَّا كَيْلَنَّا إِتَاهِيٌّ كَافِيٌّ هُنَّا كَهْرُسِنِيٌّ سَانِيٌّ بَاتٍ (بیغر تحقیق کے) آگے بیان کردے۔ (صحیح مسلم، مقدمۃ الامام مسلم رحمہ اللہ، باب انہی عن الحدیث بکل ما سمع، جلد 1 صفحہ 10، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

جب ہم نے الوکیل اخبار، امرتسر، 1908 کے اس حوالے کی چھان بین شروع کی تو اس حوالے کا کوئی سکین تو ہمیں دستیاب نہ ہوا کیا لیکن مولانا ابوالکلام آزاد کے کچھ مزید حوالے ہمیں مل گئے جو قادیانیوں اور لاہوریوں کے متعلق مولانا کے خیالات کی وضاحت کرتے ہیں۔ جب روزنامہ زمیندار کے نمائندے نے مولانا ابوالکلام آزاد سے مز اصحاب اور ان کے دونوں ذیلی گروپوں یعنی لاہوری پارٹی اور قادیانیوں کے متعلق پوچھا تو مولانا نے بیانگ حل اپنے خیالات کا اٹھہار کیا۔ بقول مولانا ”آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ دونوں احمدی گروہوں میں سے صحیح راستے پر کون ہے، قادیانی یا لاہوری۔ میرے خیال میں دونوں میں سے کوئی بھی سید ہے اور ہدایت کے

اللہ رب العزت نے انسان کو تمام مخلوقات سے فضل پیدا کیا ہے اور اسے عقل و فہم کی دولت سے نوازا ہے۔ اپنی اسی نعمت کا اٹھہار اور اسے استعمال کرنے کی تلقین اللہ نے قرآن میں جگہ جگہ فرمادی۔ قرآن میں ”اور یاد کرو اللہ کے احسان کو کہ تم پر کتاب اور حکمت اتاری تاکہ تم نصیحت پکھو“ (سورہ البقرہ، آیت 231)۔

اور مزید فرمایا ”بے شک اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق وہ ہیں جو گونگے بہرے ہیں اور عقل نہیں کرتے“ (سورہ افال، آیت 22)۔ کچھ دن قبل ایک قادیانی دوست سے بات کرتے ہوئے ہمارے بھولے بھالے قادیانی دوست نے مرا قادیانی کو ایک عظیم مسلمان لیڈر ثابت کرنے کے چکر میں مولانا ابوالکلام آزاد سے منسوب الوکیل اخبار 1908، امرتسر کا ایک بے نام حوالہ دے مارا۔ جب ہم نے اس حوالے کی تحقیق اور اس پر غور و فکر کرنے کی سعی کی تو کچھ مزید حقائق کا عقده ہم پر گھلا جو کہ ہم اپنے قارئین کے گوش گزار کرتے ہیں۔ جب ہم نے اپنے ان دوست سے اس حوالے کا سکین صفحہ مانگا تو وہ پیش کرنے سے عاجز نظر آتے (تمام قادیانیوں کو اس خجالت سے گزرنما پڑتا ہے: ناقل) اور نہ ہی اسی کوئی کتاب بتاسکے جس میں مولانا کا متعلقہ مضمون اپنی تمام ترجیحیات اور مکمل قلن کے ساتھ نقل ہوا ہو جس سے بات کھٹائی میں پڑ گئی اور معاملہ مٹکوک ہو گیا۔ قادیانی صاحبان خود

قادیانی اور دیگر قادیانی اکابر کی تحریرات میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ خدا نے مجھ پر یہ منکش فرمایا ہے کہ جو شخص میرے متعلق سننے کے بعد مجھ پر ایمان نہ لائے وہ مسلمان نہیں" (بکھوالہ: الحکم، 4:2)

مرزا غلام قادیانی *لفضل*، قادیان، 15 جنوری، 1935)

"مجھ پر یہ نازل کیا گیا ہے کہ جو میری اطاعت نہ کرے اور میری بیعت میں داخل نہ ہو، حکم عدویٰ کرنے والوں میں شمار ہو گا اور جنم میں ڈالا جائے گا" (بکھوالہ: معیار الاخیار، جلد 9، صفحہ 27، مرزا غلام قادیانی)

"وہ تمام مسلمان جو کہ مسح موعود کی بیعت میں شامل نہیں، چاہے انہوں نے مسح موعود کا نام بھی نہیں سنا کافر ہیں اور خارج از اسلام ہیں۔" (بکھوالہ: آئینہ صداقت، صفحہ 35، بشیر الدین محمود)

مولانا کے نزدیک ہندوستان میں مہدیت کا ایک اور دعویدار سید محمد جو نپوری اور مرزا قادیانی ایک برابر تھے۔ چنانچہ مولانا نے ان دونوں کا ذکر اپنی ایک تصنیف میں ایک ساتھ کر کے اس بات کا کھل کر اظہار بھی کیا ہے۔ مولانا لکھتے ہیں کہ "جس سید (محمد جو نپوری) صاحب کی ہم بات کر رہے ہیں، انکا معاملہ نہایت حیرت انگیز ہے اور بہت سے اقوال اور لغو و عواجات ان سے منسوب ہیں۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رقمطر از یہں کہ سید محمد جوں پور والے کے بقول ہر وہ خوبی جو کہ بنی محمد عربی ﷺ کو دی گئی تھی وہ سید محمد (جو نپوری) کو دی گئی ہے۔ بس فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں وہ تمام کاملیت اصلیت میں تھی اور یہاں طابعیت (یعنی تقسید و پیری کر کے) حاصل ہوئی ہیں اور بنی عربی ﷺ کی پیروی کر کے اسے یہ مقام ملا کہ وہ (سید جو نپوری) بھی بن گیا۔ شاہ صاحب (سید جو نپوری) کے یہ الفاظ پڑھ کر مجھے یاد آیا کہ ہمارے اپنے ایام میں

راتستے پر نہیں۔ قادیانی گروہ اپنے غلوٰ میں حد سے اتنا تجاوز کر چکا ہے کہ (بوجہ ان کے غلوٰ کے) اسلام کے بنیادی جزو اور کن لرز کر رہ گئے ہیں۔ مثلاً ان کا عقیدہ کہ ایمان اور آخرت کی نجات کیلئے اسلام کی مسلمہ تعلیمات اور اصول کافی نہیں اور قادیان کے مرزا پر (بطوری و مسح) ایمان لانا بھی لازمی ہے۔ لیکن دوسرا گروہ (یعنی لاہوری) اس غلوٰ سے انکاری ہے، یہ تو مرزا کی نبوت کو مانتا ہے اور نہ ہی ایمان کی بنیادی شرائط میں کسی نئی شرط کا اضافہ کرتا ہے۔ جہاں اس گروہ (یعنی لاہوری گروہ) نے ٹھوکر کھانی ہے وہ ان کا مرزا قادیانی کے متعلق پیدا کیا ہوا غلط عقیدہ اور ابہام ہے۔ (بکھوالہ: انترو یوروز نامہ زمیندار، بتاریخ 16 جون، 1936)

مولانا کے ایک اور اقتباس کو دیکھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مولانا دونوں گروہوں کے عقائد سے بخوبی واقف تھے اور انہیں عامتہ مسلمین کے نمائندہ گروہ نہیں سمجھتے تھے۔ 1914 میں مولانا اس متعلق لکھتے ہیں کہ "چھ عرصہ قبل یہ جماعت میکنیر کے معاملے پر دو حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ ایک گروہ کے مطابق غیر احمدی بھی مسلمان ہیں چاہے وہ مرزا قادیانی کے دعوے تسلیم نہ ہی کریں۔ جبکہ دوسرے گروہ نے برملا اور واضح طور پر اس موقف کا اظہار کیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لاتے وہ پکے کافر ہیں۔ انا للہ وانا الیه راجعون"۔ (بکھوالہ: اخبار الحلال، ایشوش 25 مارچ، 1914)

اس اقتباس میں دونوں گروہوں کے عقائد کا بیان کرنے کے فرآبعد مولانا کا ان اللہ پڑھنا اس بات پر گھلی دلالت کرتا ہے کہ مولانا ان کی حالت زار پر نوحہ کنال ہیں۔ اس طرز عمل اور ان عقائد پر مولانا کا نوحہ کنال ہونا ایک فطری عمل تھا اور ان عقائد کا ثبوت ہمیں مرزا

پچاس سالہ زندگی کے تناظر میں کبھی ہو، جیسا کہ اس عبارت میں بھی پچاس ساہ زندگی کے الفاظ ملتے ہیں جو کہ ہمارے بھولے بھالے قادیانی دوست دھاتے ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کی پہلے کی پچاس سالہ زندگی کے بعد اور خاص طور پر کھلے لفظوں میں دعویٰ نبوت کے دور یعنی 1901 کے بعد کی زندگی اور عقائد کے متعلق مولانا کے کیاتا ثاثات

تھے یہ بھی اس عبارت سے کھل کر ہمارے سامنے نہیں آتا۔ اگر مولانا ابوالکلام آزاد اور مرزا قادیانی کے تعلق کا جائزہ لینے کے بعد ہم انتہائی مضکلہ خیز بات بھی ہمارے سامنے آتی ہے۔ مولانا ابوالکلام کی تاریخ پیدائش بقول ان کے سوانح نگاروں کے 11 نومبر 1888 ہے۔ 1908 میں بمرض ہیضہ مرزا قادیانی کے مرنے کے وقت مولانا ایک انیس بیس سال کے لڑکے تھے اور اس وقت کے جدید علماء کرام کی رائے کو مسترد کرتے ہوئے ایک انیس بیس سال کے لڑکے کے ایسے اٹھار خیال کو جھٹ سمجھنا جو کہ آج تک مشکوک ہے سراسر حماقت اور میں نہ مانوں کی بدترین مثال ہے۔ مولانا آزاد یا کوئی بھی بابا، مولوی یا علامہ دین میں ہمارے لیے حجت نہیں ہیں۔ دین اسلامی میں حجت قرآن، رسول محمد عربی ﷺ کی سنت، حدیث و سیرت اور اہل بیعت اطہار و صحابہ علیہ السلام کا طریقہ ہمارے لیے قادیانی ہدایت کا منبع ہے۔ مولانا نے اگر بالفرض ایسا کچھ لکھا بھی تھا تو وہ صرف اپنے حسن ٹلن اور رائے کی بنیاد پر لکھا اور مولانا آزاد بھی ہم میں سے ہر ایک کی طرح اپنے ہر قول اور فعل کے خدا کے سامنے جواب دہیں۔ اگر تو مولانا آزاد مرزا قادیانی کے ارادت مندان کے مرنے سے پہلے اور مرنے کے بعد بھی تھے تو ایک اور ضمنی سوال ذہن میں آتا ہے کہ کیا مولانا بھی قادیانی تھے؟ مولانا نے قرآن و احادیث میں منکور مہدی کی

بھی مرزا صاحب قادیانی کے ماننے والوں میں سے ایک قادیانی بہت بڑی اکثریت مرزا قادیانی کے متعلق بلکل یہی عقائد رکھتی ہے اور اپنے غلو اور اغراق کی بنیاد اصلیت اور طالباعیت کے اسی فرق پر رکھتی ہے۔” (بحوالہ: تذکرہ از مولانا ابوالکلام آزاد، مطبوعہ 1919، صفحہ 31.30)

اب مولانا کے ان اقتضابات کا جائزہ لینے کے بعد ہم 1908 کے اس حوالے کا ایک مختصر تجزیہ کرتے ہیں جو کہ ہمارے بھولے بھالے قادیانی دوست اکثر ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ جب بھی قادیانی صاحبان سے اس حوالے یا اخبار کا سکین صفحہ مانگا جائے تو وہ اسے پیش کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں اور نہ ہی ایسی کوئی کتاب بتاتے ہیں جس میں مولانا کا متعلقہ مضمون اپنے تمام تر مندرجہ قادیانیت اور سیاق و سبق کے ساتھ نقل کیا گیا ہو جس سے معاملہ مشکوک ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ امر بھی دیچپی سے غالی نہیں کہ ہمارے کچھ بھولے بھالے قادیانی دوست ایک ایسا ہی حوالہ الوکیل اخبار امر تسر، 30 مئی 1908 کا بتاتے ہیں اور اسے مولانا عبداللہ الامدادی کے نام سے منسوب کر کے مولانا الامدادی کو الوکیل اخبار کا ایڈیٹر بنادیتے ہیں لیکن جب سکین یا اصل اخبار کا صفحہ مانگا جائے تو بے بس نظر آتے ہیں۔ اگر مولانا آزاد نے وہ الفاظ جو قادیانی ان سے منسوب کرتے ہیں اپنے کسی مضمون میں لکھے بھی تو چونکہ ہمارے پاس وہ مضمون یا وہ اخبار اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں اس لیے مولانا نے ان الفاظ سے پہلے کیا لکھا اور بعد میں کیا لکھا یہ نامعلوم اور نہیں ہے۔ اس وجہ سے یہ سمجھ نہیں آتا کہ مولانا نے یہ بات کس تناظر میں کہی۔ غالباً مولانا نے یہ تحریر مرزا قادیانی کی اول

تو ایسے میں مرزاًی مریوں کا قرآن و صحیح احادیث، سنت نبوی و اسوہ صحابہ کرام سے بجا گنا اور غیر احمدی علماء کے حوالے دینا ایک بودا مزاق اور اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے لیے صرف وہی چیزیں قابل قبول ہیں جن سے کسی بھی طرح مرزاً قادیانی کے لیے کوئی بھی سی ہی سہی مگر کوئی لگجاش لکھتی ہو چاہے وہ چیز کسی ہی لیعنی اور سبھم کیوں نہ ہو۔ جبکہ ہمارے بھولے بھالے قادیانی دوست بر ملا اس حقیقت کا اقرار بھی کرتے نظر آتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد ایک غیر قادیانی عالم اور عقیدہ ختم بوت کے مخالف کم و بیش اقوام عالم میں موجود ایک اشاریہ سات بلین حقیقی مسلمانوں یعنی غیر قادیانیوں کے بڑے تھے۔ یہ تحریر لکھنے کے دوران پنجابی کی ایک کہاوت مجھ بار بار یاد آتی رہی "لوڈ پوے تے کھوتے نوں وی چیو منتا پیندا اے" یعنی ضرر و رت پڑنے پر گدھ کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔

ختم بوت فرم کی افادیت

نٹ کی دنیا میں سوٹیں میڈیا پر عقیدہ ختم بوت کا ترجمان دنیا کا دعا فرم جس میں عقیدہ ختم بوت کے حوالے سے اور قادیانیت کے اچھوتے پہلوں پر ہزاروں تھاری موجود ہیں۔ ختم بوت کے مجاہدین اس فرم کو بہت پسند کرتے ہیں اس کی مرکزی وجہ یہ ہے کہ اس فرم پر ایک سرچ کا پشن موجود ہے جس طرح گوگل میں سرچ کی جاسکتی ہے ایسے ہی فرم میں موجود مواد کی تلاشی کے لیے ایک بہت ہی اہمیت کا اعمال نظام موجود ہے۔ آپ کوئی سی بھی تحریر یا کوئی سا بھی حوالہ درکار ہو تو آپ اپنی مطلوبہ عبارت کے دو چار الفاظ لکھیں اور سرچ کریں تو آپ کو کثیر مواد میسر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ فرم میں اگر کوئی تحریر لکھتے ہیں تو قیامت تک کے لیے محفوظ رہے گی۔ جب تک سلاٹ سسٹم موجود ہے فرم پر آپ کا مودا بھی محفوظ رہے گا اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ فرم کی ہر تحریر گوگل کی سرچ میں بھی آتی ہے اگر آپ گوگل میں اپنے کسی مطلوبہ مواد کو سرچ کرتے ہیں تو پہلی دو تین دیوب سنٹس میں سے ختم بوت فرم بھی شامل ہوتا ہے۔ لہذا آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ فرم پر اپنی تھاری پیش کیا کریں۔

تمام نشانیاں جاننے کے باوجود بھی مرزاً قادیانی میں وہ نشانیاں کیوں نہیں پائیں اور مرزاً کی بیعت کر کے قادیانی کیوں نہیں کھلاتے۔ ہمیں مولانا کی کسی بھی تصنیف میں یا مولانا کے سوانح نگاروں کی تھاری میں ایسی کسی بات کا شانہ تک نہیں ملتا کہ مولانا نے مرزاً کی بیعت کی تھی۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قادیانی اس بات پر متفق ہیں کہ مولانا عالم القرآن، تفسیر، حدیث اور فقہ میں یہ طو لا رکھتے تھے۔ اب بھلایہ کیسے ممکن ہے کہ اس پاتے کے شخص کی نظروں سے یہ روایت نہ گزری ہو کہ اگر تم امام محمدی کو پاؤ تو ضرور انہی بیعت کرو چاہے تمہیں برف پر گھست کر جانا پڑے (حوالہ: مستدرک، جلد 4، صفحہ 463)۔

پس واضح ہے کہ مولانا نے نہ مرزاً کی بھی بیعت کی اور نہ بی مرزاً قادیانی کو کسی بھی طرح مقام محدثیت کا مصدقہ جانتے تھے۔ نیز سوائے مرزاً قادیانی کی موت پر ایک تعزیتی مضمون لکھنے اور ان کی علمی خدمات کو حراج عقیدت (بقول قادیانی احباب) پیش کرنے کے، مولانا کی تفسیر، کسی فقہی مکالے اور کسی کتاب میں مرزاً قادیانی کے نام کا بطور محدثی یا مسح ہمیں شانہ تک نہیں ملتا۔ اب سوچنے کے بات تو یہ ہے کہ کہاں محدثیت، مجددیت اور برہوزی بنت بوت کے دعوے اور کہاں یہ عالم کہ ہمارا نام بھی نہیں داستانوں میں۔ جبکہ مرزاً قادیانی لکھ لکھ گیا ہے کہ ہمارے منکر و شمن بیبانوں کے خزیر ہو گئے اور عورتیں انہی کتوں سے بڑھتیں (حوالہ: نجم المحدثی، صفحہ 53، رومانی خزان، جلد 14، صفحہ 53)

اور مرزاً بشیر احمد ایم۔ اے، مولف کتاب سیرت المحدثی کے بقول مرزاً قادیانی کے منکر نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر ہیں (حوالہ: کلمۃ الفضل، صفحہ 110)

لفظِ خاتم کے حوالے سے چند معرفات

سلمان احمد

سوائے مصحف برداشت حفظ کے باقی سب میں ت کی زیر کے ساتھ خاتم النبیین لکھا جاتا ہے قادیانی حضرات اکثر اوقات لفظ خاتم کا معنی افضل بیان کرتے ہیں تو اس حوالے سے عرض ہے کہ عربی کی کسی ایک بھی مستند اور مسلمہ عربی لغت میں خاتم کا معنی افضل بیان نہیں ہوا کلام عرب میں خاتم، افضل کے معنوں میں استعمال ہوتا ہی نہیں کلام عرب میں افضل کے لئے لفظ افضل ہی استعمال ہوتا یا خیر کا لفظ استعمال ہوتا ہے آپ کو افضل الذکر، افضل البشر کے الفاظ تو ملیں گے لیکن خاتم الذکر یا خاتم البشر کے الفاظ نہیں ملیں گے۔ تمام تفاسیر اور تمام عربی لغات میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی یا نبیوں کا ختم کرنے والا ہی بیان ہوتے ہیں۔ یعنی صاحبان تفاسیر اور صاحبان لغات کا خاتم النبیین کے ان معنوں پر اجماع ہے۔ فرض محال کلام عرب میں خاتم کا معنی افضل ہوتا بھی تو اس سے کوئی فرق نہ پڑتا کیونکہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی لفظ کا معنی متعین کر دیں تو پھر لغات جو چاہے کہتی رہیں ترجیع نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی کو ہی ہو گیا ورنی صلی اللہ علیہ وسلم نے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی فرمایا کہ خاتم النبیین کا معنی متعین کر دیا ہے۔ انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی او ان خاتم النبیین لانبی بعدی ” میری امت میں تیس بڑے جھوٹے پیدا ہوں گے، جن میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں،

لفظ خاتم عربی زبان میں دو طرح ادا کیا جاتا ہے:

1: ت کی زبر کے ساتھ یعنی خاتم

2: ت کی زیر کے ساتھ یعنی خاتم

دونوں چند مشترک معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور ان کا غاص معنی بھی ہے مشترک معنوں میں نگینہ مہر جس پر نام وغیرہ کندہ کئے جاتے ہیں انگوٹھیا خر قوم یعنی قوم کا آخری فرد گھوڑے کے پاؤں جو تھوڑی سی سفیدی ہوتی ہے اسے بھی خاتم کہتے ہیں لگدی کے پنج گڑھا وغیرہ میں جبکہ ت کی زیر کے ساتھ یعنی خاتم بمعنی اسم فاعل کسی چیز کو ختم کرنے والا۔ یہ اس کا غاص معنی ہے اور خاتم یعنی ت کی زبر کے ساتھ کا مخصوص معنی ہے مہر کا جو نقش کاغذ وغیرہ پر اتر آتا ہے یا سر بھر کر دینا یعنی سیل کر دینا قرآن حکیم میں سورہ احزاب میں خاتم النبیین کی بھی دو متواتر قراتیں ہیں یعنی ت کی زبر کے ساتھ خاتم النبیین اور ت کی زیر کے ساتھ خاتم النبیین نکتہ بھی نہیا ہیت ہی اہم ہے کہ ت کی زبر کے ساتھ خاتم النبیین کی قرات صرف ایک یا دو قاریوں سے منقول ہے جبکہ جمہور قرا خاتم النبیین کوت کی زیر کے ساتھ خاتم النبیین پڑھتے ہیں۔ ان دو متواتر قراتوں کا ذکر تمام کی تمام امہات التفاسیر میں بھی موجود ہے اور تقریباً تمام عربی لغات میں بھی موجود ہے۔ دنیا کے مختلف خطوطوں میں مصحف قرآن برداشت حفظ کے علاوہ برداشت ورش، الدوری، قالوں وغیرہ میں بھی پرنسٹ ہو رہا ہے اور

پیدا نہیں ہو گایا یہ آخری شاعر یا محدث ہے؟ نہیں بلکہ ان الفاظ میں خاتم کا معنی افضل ہے یعنی افضل ترین شاعر یا محدث۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ کلام عرب میں خاتم، افضل کے معنوں میں استعمال ہی نہیں ہوتا تو خاتم الشعرا یا خاتم المحدثین جیسے الفاظ یا تو اپنے حقیقی معنوں میں بطور مجاز اور مبالغہ کے بیان کئے جاتے ہیں یا خاتم المحدثین سے مراد محدثین کی انگوٹھی لیکر بطور مجاز اس کا معنی زینت المحدثین لیتے ہیں۔

آن لان بذریعہ و ٹس ایپ 4 سالہ درین نظامی (عالم دین کورس)

کاروباری اور مصروف مردوخاتین کے لیے گھر پہنچے علم دین حاصل کرنے کا انتہائی سہری موقع، اگر آپ عالم دین بننا چاہتے ہیں، صرف و نحو، ادب عربی، تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، بلاغت، علم کلام، رد مستشرقین، کمپیوٹر، لغات وغیرہ علوم سیکھنا چاہتے ہیں تو آپ جلد از جلد رابطہ کریں کیوں کہ یہ تمام علوم اب آپ اپنے گھروں میں بیٹھ کر سیکھ سکتے ہیں اور وہ بھی انٹرنیٹ پر، آپ چاہیے دنیا کے کسی بھی کوئی نہیں میں رہتے ہوں۔ ہمارا ادارہ آن لائن علوم دینہ کروانے کا ایک منفرد ادارہ ہے جس میں فی الوقت 250 کے قریب طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔

ہمارا اوس ایپ نمبر یہ ہے اس نمبر پر آپ فون بھی کر سکتے ہیں۔

+92-3247448814

میرے بعد کوئی نبی نہیں۔” (ابوداؤد: 4252، ترمذی، 2219، ابن ماجہ: 3952، مسند رک حاکم: 4/450، وسند صحیح و اصلہ فی مسلم: 192، 2889 دارالسلام) اس کے علاوہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف پیراول میں ختم نبوت کو بیان کیا ہے۔ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ”اس میں کوئی شک نہیں کہ رسالت و نبوت منقطع ہو چکی ہے، میرے بعد اب کوئی نبی ہے اور نہ رسول۔“ (مسند الامام احمد: ج 3 ص 267، ح 338، ترمذی: 2272، فضائل الطبری: ج 1 ص 339، 338، مسند ابی شیبہ: 531/11 وسند صحیح 11 سیدنا سعد بن ابی وقار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب، فی غزوۃ تیوک، فقال: یا رسول اللہ تخلفتی فی النساء والصبيان؟ فقال: اما ترضى ان تكون منی بمنزلة هارون من موسی؟ غير انه لانبی بعدي ”غزوہ تیوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو (مدینہ) میں اپنا جائشین مقرر فرمایا، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ میرے ساتھ آپ کی وہی نسبت ہو، جو ہارون علیہ السلام کی موسی علیہ السلام سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیح بخاری: 3706، صحیح مسلم: 2404 والفقہاء) قادری حضرات خاتم الشعرا، خاتم المحدثین یا خاتم الفقہاء، جیسے الفاظ سے بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا ان الفاظ کے یہ معنی ہیں کہ اب کوئی شاعر، محدث یا فقیہ

بِخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا

فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو

سابقہ قادیانی نو مسلمہ نجمہ یوسف (روزی)

محترم قارئین! چونکہ میں سابقہ قادریانی اور نو مسلم ہوں اس اعتبار ہم ان کو مرزاً کیتے ہیں۔

سے میں آپ کی خدمت میں کچھ حلق پیش کرنے کی جسارت کر رہی ہوں۔ میرے اولین مخاطب قادیانی مرزاں لوگ ہیں۔ میری تحریر کا مقاصد ختم نبوت کے عقائد پر یقین رکھنا اور اس کو ثابت کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں اور قرآن پاک اللہ کی آخری کتاب ہے۔

ہمارے ماں باپ، آل اولاد سب آپ ﷺ پر قربان۔ ہمارے لیے وہی بات حرف آخر ہے جو قرآن حکیم اور احادیث نبویہ ﷺ

یہ مرزا کو امام مہدی، مسح موعود، اور نبی رسول کے علاوہ دیگر بے شمار القابات سے نوازتے ہیں۔ مرزا کے کوئی نہ ہوئے اور اس کی انندھی عقیدت کی پڑی آنکھوں میں چڑھائے ہوئے یہ سب باتوں کو بھول بیٹھے ہیں کہ مرزا قادیانی جھوٹی نبوت کا دعویدار ہے اور منکھڑت قصے کہانیاں سننا کر لوگوں کو الوبنا تاہے۔ قادیانی امت اپنی اس غلط سوچ اور ایمان میں انتہائی حد سے گزر چکے ہیں۔ اس بات کا لحاظ بھی نہیں کرتے کہ وہ گناہوں میں حد سے گزر چکے ہیں۔ یہ لوگ حقیقت میں خود کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

میں بیان ہوئی اور ہمارا ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی بھی اگر نبی رسول ہونے کا دعوے کرے تو وہ جھوٹا دجال اور کذاب ہے، سوائے اس کے کہ قرب قیامت میں اپنی جمیع علامات کے ساتھ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور نبی ہیں۔

ہونے کے ساتھ ان کو ایک شرف یہ بھی حاصل ہو گا کہ آپ امت محمد یہ سلسلہ ائمہ سے ہوں گے۔

مرزے نے بہت ساری اٹی سیدھی کتابیں لکھ رکھی ہیں۔ جن کو قادیانی پڑھنے کی کمی کوشش نہیں کرتے حالانکہ مرزا خود لکھتا ہے کہ جو میری کتابوں کو تین تین دفعہ نہیں پڑھتا وہ ”احمدی“ نہیں ایسا ہی ایک شخص آج سے تقریباً 134 سال پہلے دنیا میں آیا۔ اور شرافت کی ہر حد پار کر گیا۔ جس کا نام مرزا غلام قادیانی ہے اور اس کو ہو سکتا۔

ماننے والے خود کو احمدی اور ہم ان کو قادیانی اور مرزائی کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ مرزاقادیانی کو ماننے والے ہیں تو سب سے مناسب لفظ مرزائی اور قادیانی بنتا ہے جو مرزاقادیانی سے نسبت رکھتا ہے سو اگر ان سے بات کرو اور یہ بولو تو کثر قادیانیوں سے سننے کو ملتا ہے میں خود پہلے مرزائی ہی تھی مگر میں نے آج تک نہ خود اور نہ ہی اور کوئی مرزائی ایسا دیکھا جس نے مرزائی کی ساری کتابوں کا مطالعہ کیا ہو۔ اور

ان لوگوں کی حیبوں کو بھی گرم کیا جاتا ہے اور شراب اور کباب کی ضرورتوں کا بھی خوب خیال کیا جاتا ہے۔ جن میں سرفہرست نام جناب نسوانہ صاحب کا ہے اگر بہت ہے تو سامنا کر لیں مجھ پر کیس کر لیں میں ثبوت پیش کر دوں گی کہ۔

جناب لاہور بار کے ایک صاحب جن کا نام غلام عباس نسوانہ صاحب ہے جناب بار کے بڑے اچھے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں ان کا چکر جب بھی چناب نگر کے ریسٹ ہاؤس میں لگتا ہے۔ واپسی پر سبھی خدمتوں کے ساتھ ساتھ گاڑی میں شراب وہ بھی دیسی نہیں جناب! خالص ولائیتی شراب سے گاڑی بھر کر بیجھی جاتی ہے۔ اب مجبوراً اس کا بھی توفرض بنتا ہے ناکہ وہ بھی مرزا یوں کی خوب آڈ بھگلت کریں اور ان کے جھوٹے کیسون میں ان کا ساتھ دے کر اپنا نام خدا کو دھوکہ دینے والوں میں مرقوم کریں۔ نوکری، چھوکری، ویزہ، کوٹھی بنگلہ وغیرہ کا جھانسہ دینا قادیانیت کی فطرت ہے اور ان کو ماننے والوں کی ترقی کا اندازہ کرنا ہے تو سب سے پہلے ان کے مرکز چناب نگر پر نظر دوڑاں یں اور پھر مرزا مسرور کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھیں اور سامنے بیٹھے مسلکیں لوگوں کو گن لیں تو آپ کو اچھے سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا ای تعداد میں کتنے ہو سکتے ہیں یہ ہے خدا کو دھوکہ دینا یہ ہے اپنے نفس کو دھوکہ دینا۔ بلا وجہ ترقی اور جماعت میں اضافے کا راگ الآلپنے والوں کو پتہ ہی نہیں تیزی سے عیسائی اور یہودی ترقی کر رہے ہیں قادیانی نہیں۔ اور اگر تعداد میں زیادہ ہونا سچ ہونے کی دلیل ہے تو پھر سب مرزا یوں کو عیسائی یا یہودی ہی ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ یہ ”ترقی“ ہی تو سچائی کی دلیل ہے۔ مشورہ قابل غور ہے اس لیے۔ سوچ قادیانی سوچ

کہ ”ہمیں سمجھہ ہی نہیں آتی“ یعنی مرزا کی کتابیں پڑھنے کے لیے بھی کسی Tuitior کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مگر جھوٹ میں یہ لوگ اس کو ہر وقت آسمان پر بٹھائے رکھتے ہیں۔ ان کا کوئا ہمیشہ سفید ہی رہتا ہے۔ جس طرح اسلام سے پہلے لوگ بتوں کو پوجا کرنے کی وجہ یہ بتاتے تھے کہ ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے اس لیے وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ یہ بھی صرف اس لیے ہی مرزا کو مان رہے ہیں کہ باپ دادا نے مان لیا تھا۔ مگر جیسے ہی کوئی مرزا قادیانی کے بارے میں سچے دل سے جاننے کی کوشش کرتا ہے اور مرزا کی کتب پڑھنا شروع کرتا ہے تو حقیقت سامنے آ جاتی ہے اور وہ مرزا ای نہ ہب ترک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

یہ خود کو پیارے مرزا (حضور) کے ماننے والے خیال کرتے ہیں اور اگر بھی ان کے مرکز (ربوہ) چناب نگر میں رہنے والوں سے ملاقات کا موقع ملے اور کسی قادیانی کے ساتھ رابطہ ہو تو ذرا پوچھیں تو سہی کہ ربوبہ میں چل کیا رہا ہے؟۔ مرزا کی ”امت“ کیسی ہے؟ یہاں شرابوں کا دور دورا ہے اس مذاہب کو چلانے والے اور ماننے والے کس قدر گناہوں میں گرے ہوئے ہیں۔ زنا، ہم جنس پرستی اور ریسٹ ہاؤس میں ہونے والے کاروبار؟ آخر ایسا کون سا گناہ ہے جو ریسٹ ہاؤس میں ہونے والے کاروبار؟ آخراً ایسا کون سا گناہ ہے جو ربوبہ کی سرز میں پر مرزا ای نہیں کرتے۔ کیا مرزا یوں نے چناب نگر میں نظام کو چلانے والے احباب کے بارے میں جاننے کی کبھی کوشش کی؟ سلیم الدین، مرزا خورشید اور شاہد سعدی اور حمید اللہ قریشی جیسے صدر عمومی کے کردار پر بات کرنا پسند کرے گا کوئی مرزا ای؟ ہاں بھائی! اس دور میں کچھ مسلمان بھی ایسے ہیں جو ان کی Favour میں لگے رہتے ہیں وجہ کیا ہے صرف اور صرف چندے کے پیسوں سے

عقیدہ ختم نبوت اور قادیانی کفر یہ عقائد

یاسر چوہدری

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی آنکرم ﷺ کے آخری نبی اور آخری رسول یہں۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو اس جہاں میں پھیج کر بعثت انیاء کا سلسلہ ختم فرمادیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ حضور نبی آنکرم ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر قرآن حکیم کی 100 سے زیادہ آیات میں نہایت ہی زبان حت ترجمان سے اپنی ختم نبوت کا واضح الفاظ میں اعلان فرمایا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوع اور ایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ أُنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيْ" (ترمذی، الجامع اصحیح، مکتب الرویا، 163:4، باب: ذہبۃ النبوة، رقم: 2272)

ترجمہ: اب نبوت اور رسالت کا انقطاع عمل میں آچکا ہے لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ملعون اور ابلیس کے ناپاک عرائم کا ترجمان ہو گا۔ آپ ﷺ نے نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی نہ صرف نشانہ ہی کر دی بلکہ ان کی تعداد بھی بیان فرمادی تھی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی آنکرم ﷺ نے فرمایا "أَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَدَّا بُوْنَ، كُلُّهُمْ يَرْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَّا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيٌّ بَعْدِيْ"

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی آنکرم ﷺ کے آخری نبی اور آخری رسول یہں۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ حضور نبی آنکرم ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر قرآن حکیم کی 100 سے زیادہ آیات میں نہایت ہی جامع انداز میں صراحت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ارشاد مدار و ندی ہے: "مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا" (الاحزاب، 40:33)

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا رے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول یہں اور سب انیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی آنکرم ﷺ کو خاتم النبیین کہہ کر یہ اعلان فرمادیا کہ آپ ﷺ، ہی آخری نبی ہیں اور اب قیامت تک کسی کو نہ منصب نبوت پر فائز کیا جائے گا اور نہ ہی منصب رسالت پر قرآن حکیم میں سو سے زیادہ آیات ایسی ہیں جو اشارہ یا کنایت عقیدہ ختم نبوت کی تائید و تصدیق کرتی ہیں۔ خود نبی آنکرم ﷺ نے اپنی متعدد اور متواتر احادیث میں خاتم النبیین کا یہی معنی متعین

تصدیق بھی کی تو اس کے جھوٹا ہونے میں ذرا بھی تامل نہ کیا گیا۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں صحابہ کرام نے جنگ کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس کے بعد بھی جب اور جہاں کسی نے بہوت کادعوی کیا، امت مسلمہ نے متفقہ طور پر اسے جھوٹا قرار دیا اور اس کا قلع قمع کرنے میں ہر ممکن کوشش کی۔ 1973ء کے آئین میں پاکستان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والے کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ قادیانیوں کے کفر کی وجہات مزاقادیانی نے عام دعوی نبوت نہیں کیا بلکہ ثانی محمد ہونے کا دعوی کیا ہے، یوں کہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محدث رسول ﷺ کا دنیا میں دوبارہ آنا مقدر تھا۔ پہلی بار آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں محمد بن عبد اللہ کی شکل میں آئے اور دوسرا بار قادیانی میں مزاقادیانی میں غلام احمد ابن غلام تمدنی کی بروزی شکل میں آئے، یعنی مزاقادیانی کی شکل میں محمد رسول اللہ کی روحاںیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے۔ مزاقادیانی کے اس گھناؤ نے عقیدہ پر چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

محمد ﷺ کی دو بعثتیں

آنحضرت کی دو بعثت میں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ دنیا میں آنے کا وعدہ کیا گیا تھا، جو مُسْتَحْيِي موعود اور مہدی (مزاقادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔ (روحانی خواشن جلد 18 ص 207)

مزاقادیانی نے اپنے اس گندے عقیدے کا اظہار یوں بھی کیا ہے لکھتا ہے کہ ”اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس رسول کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا، یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری

(ترمذی، اسنن، کتاب افتن، باب : ماجاء لاتقوم الساعة حتى يخرج كذابون، رقم: 499، 4:2219)

ترجمہ: میری امت میں تیس (30) اشخاص کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک کذاب کو گمان ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اگر کوئی شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعوی کرے (خواہ کسی معنی میں ہو) وہ کافر، کاذب، مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ نیز جو شخص اس کے کفر و ارتداد میں شک کرے یا اسے مومن، مجتهد یا مجدد وغیرہ مانے وہ بھی کافر و مرتد اور جہنمی ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ روزے زین کی ہر قوم اور ہر انسانی طبق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید تمام آسمانی کتب کے احکام منسوخ کرنے والی اور آئندہ کے لیے تمام معاملات کے احکام و قوانین میں جامع و مانع ہے۔ قرآن کریم تکمیل دین کا اعلان کرتا ہے۔ گویا انسانیت اپنی معراج کو پہنچ چکی ہے اور قرآن کریم انتہائی عروج پر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔

اس کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت ہے، نہ کسی نئے نبی کی حاجت۔ چنانچہ امت محمد ﷺ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ انسانیت کے سفریات میں وہ منزل آپنے پہنچی ہے کہ جب اس کا ذہن بالغ ہو گیا ہے اور اسے وہ مکمل ترین ضباطہ حیات دے دیا گیا، جس کے بعد اسے نہ کسی قانون کی احتیاج باقی رہی نہ کسی نئے پیغام بر کی تلاش۔ قرآن و سنت کی روشنی میں ختم نبوت کا انکار مجال ہے۔ اور یہ ایسا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ خود عہد رسالت میں مسلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعوی کیا اور حضور ﷺ کی نبوت کی

باتیں ہیں۔" (تذکرہ ص 77 طبع چہارم)
"میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (خزانہ ج 22 ص 220)

احادیث رسول ﷺ کی توبیہ

احادیث رسول اکرم ﷺ کے فرائیں کا نام ہے جو درحقیقت خدا کے وحدہ لاشریک ہی کی طرف سے وحی کی گئی ہیں۔ قرآن مجید کے بعد سب سے بڑا درجہ احادیث رسول کی حاصل ہے اور ان پر ایمان مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے لیکن جو شخص قرآن مجید کے بارے میں ایسے نظریات کا حامل ہو وہ احادیث رسول ﷺ کو کیا جیشیت دے گا۔ حدیث رسول ﷺ کے بارے میں مرزا تی عقائد ملاحظہ کیجئے!

قادیانی عقیدے کے مطابق اگر مرزا قادیانی کی بات کے مقابل حدیث آجائے تو تصحیح مرزا قادیانی کی بات کو ہو گی اور حدیث رسول ﷺ کو ردی کی طرح پھینک دیا جائے گا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ "میرے اس دعویٰ (مسح موعود) کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (خزانہ ج 19 ص 140)

احادیث رسول کے قبول و رد کرنے کے بارے میں اپنے قول کو حکم

جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المسلمين کے صحابہ میں داخل ہوا۔ وہ شخص جو مجھ میں اور مصطفیٰ میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا۔ (خزانہ ج 16 ص 258)

قرآن مجید کی توبیہ

قرآن مجید کتب سماویہ میں سب سے برتر، اعلیٰ، اکمل اور آخری آسمانی کتاب ہے، جسکی حفاظت کے متعلق خدائی وعدہ ہے۔ لیکن یہ مقدس کتاب بھی مرزا قادیانی کے ہاتھوں نفع سکی مرزا قادیانی نے نہ صرف جا بجا تحریف کے نشتر چلا کر اپنے کفری عقائد کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ اپنے کلام کو قرآن کی طرح قطعی کہا ہے۔ قادیانی عقیدے کے مطابق چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ دوبارہ مرزا کی صورت میں قادیان میں آئیں ہیں، اس لیے قرآن بھی دوبارہ مرزا قادیانی پر قادیان میں نازل ہوا ہے۔ مرزا قادیانی کا لڑکا لکھتا ہے کہ:

"هم کہتے ہیں کہ قرآن مجید کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی، مشکل تو یہ ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف انتارا جائے۔" (کلمۃ الفصل ص 173 مرزا بشیر احمد ایم اے)

مرزا قادیانی کا مرید اسکی تعریف میں اشعار کہتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

پہلی بعثت میں محمد ہے تواب احمد ہے
تجھ پ پھرا ترا ہے قرآن رسول قدی

(الفصل 16 اکتوبر 1922)

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ "قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی

نمبر 5 جلد 10، 17 جولائی 1922ء)

سرکار ملک علیہ السلام کے معجزات کی توحین

مرزا قادیانی حضور ملک علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں لکھتا ہے کہ "آپ سال 1906ء سے تین ہزار معجزات کا ظہور ہوا" (خواجہ 17 ص 153) جبکہ اپنے معجزات کی تعداد بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہیں" (خواجہ 21 ص 72) سرکار ملک علیہ السلام کی جانب جو وظیفہ

"آنحضرت ملک علیہ السلام اور آپ کے اصحاب۔۔۔ عیاں یوں کے ہاتھ کا پیپر کھالیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔" (مرزا قادیانی کا مکتوب روز نامہ لفظ 22 فروری 1924)

آقا کریم ملک علیہ السلام کے جائے قیام کی توحین

آپ ملک علیہ السلام کے جائے قیام کی توثیق کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: "خدا تعالیٰ نے آنحضرت ملک علیہ السلام کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی خنجاست کی جگہ تھی۔" (خواجہ 17 ص 205)

جسم مقدس و مطہر ملک علیہ السلام کی توحین

آپ ملک علیہ السلام کے جسم اقدس کی توثیق کرتے ہوئے بکواس کرتا ہے کہ: "ایسے موقع پر مسلمان مراجع پیش کر دیتے ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ مراجع جس وجود سے ہوا تھا وہ ہنگے موتنے والا وجود تو نہ تھا" (استغفار اللہ) (ملفوظات احمدیہ ج 5 ص 459)

رَمَضَانُ كَرِيمٌ

بناتے ہوئے لکھتا ہے کہ "میرا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں جس

انبار کو چاہوں خدا سے علم پا کر قبول کروں اور جس ڈھیر کو چاہوں خدا

سے علم پا کر دکردوں۔" (ملخصاً از خدا آن ج 17 ص 401)

مرزا یوں کے اخبار الفضل میں مرزا قادیانی کی منکورہ عبارات کی مزید وضاحت ان الفاظ میں بیان کی گئی کہ "قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود (مرزا قادیانی کی باتیں) دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں، دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا، اس لیے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (یعنی دونوں درجے میں برابر ہیں) اور مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت ملک علیہ السلام کے منہ سے نہیں سنیں۔" (اخبار الفضل ج 2 نمبر 133 ص 6 اپریل 1915ء)

آنحضرت ملک علیہ السلام پر فضیلت اور آپ کی توثیق

مرزا قادیانی نے اپنی تحریرات میں آپ ملک علیہ السلام پر فضیلت کی بھی پوری جگہ رکھی ہے۔ مرزا قادیانی کے بے باک قلم سے آقا مدینی کریم آقا ملک علیہ السلام میں جو تو ہیں آمیز عبارات تکلیفیں ہیں وہ اس کے کفر کا بیانگ دہل اعلان کرتی ہیں۔ اور تاریخ اسلام میں کبھی کسی بدجنت کو ایسی جرأت نہ ہو سکی جس کا اظہار مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے کیا۔ چند عبارات ملا مختصر یجھے:

"ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پہنچھے ہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا ہے۔ اور اس قدر آگے بڑھایا ہے کہ بنی کریم ملک علیہ السلام کے پہلوں پہلوں کھڑا کیا۔" (کلمہ لفظ ص 113)

"یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑے درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (اخبار الفضل

النَّصْرُ وَهِيَ پُرَاجِمَعُ صَحَابَهُ

پروفیسر طیب رضا

"محمد تھا رے ماردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور اس بات پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہو سب نبیوں کے پچھلے"

چکا ہے لہذا آپ ﷺ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا اپنے لیے وہی کے نزول کا اظہار کرتا ہے وہ سراسر کذاب اور دجال ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے اپنے بعد آنے والے کذابوں اور دجالوں کے بارے میں پیش نگوئی فرمائی:

وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَرْعِمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيٌّ بَعْدِي
(ابوداؤد 4252، ترمذی 2219)

ترجمہ:- "بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عقریب میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو بنی گمان کرے گا اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"

ان کذابوں میں ایک نام مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی ہے جس نے نبوت کا اور اپنے لیے وہی کے نزول کا اعلان کیا اور امامت میں رخنہ ڈالا قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی موجودگی میں ہر باشمور مسلمان کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل کو پیچانا آسان ہے۔

اللہ تعالیٰ کافرمان ہے

إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحْفِ الْأُولَى ﴿١٨﴾ صُحْفٍ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ﴿١٩﴾

چند صفات کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا یہ پہلے صحیفوں میں ہے ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں۔

بعد کی کسی وہی یا بنی کا کوئی تذکرہ نہیں ہے جبکہ اہل علم جانتے ہیں کہ

مَّا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنَ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

سابقہ کتب میں نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی وحی کا تذکرہ تسلسل کے ساتھ موجود ہے اگر حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی ہوتا یا سلسلہ وحی نے جاری رہنا ہوتا تو حضور ﷺ کے ارشادات میں یا قرآن پاک میں ضرور اسکا ذکر کیا جاتا ہے۔

اس مقام پر میں مسلمانوں کی توجہ اس امر پر دلانا چاہوں گا کہ مرزا قادریانی اور اس کے ماننے والے ایک بہت بڑا دھوکہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ مرزا کی نبوت ظلی اور بروزی ہے مسلمانوں کا سوال ہے کہ یہ اصلاح کہاں سے لی گئی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انیਆں میں سے کتنے ظلی اور بروزی ہیں یا ان کے علاوہ کتنے نبی آتے ہیں جو ظلی تھے مسلمانوں کا یقین ہے کہ جب نبی ﷺ نے فرمادیا کہ:

"الْيَوْمُ أَكِملْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ"

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا"

تو کسی خود ساختہ ظلی یا بروزی نبی کی کوئی حاجت نہیں ہے غدوہ تہوک میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچوں اور خواتین میں چھوڑا تو حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"أَمَا ترَضِيَ إِنْ تَكُونُ مِنِ الْمَنْذُولَةِ هَارُونُ مَنْ مُوسَى؟ غَيْرُهُ عَنْهُ لَا نَبِيٌّ بَعْدِيٍّ"

ترجمہ:- "اے علی! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میرے ساتھ آپ کی نسبت وہی ہو جو ہارون علیہ السلام کی موئی علیہ السلام کے ساتھ تھی" صحیح بخاری، 3706، صحیح مسلم (2404)

آخر میں انقطاع نبوت اور انقطاع وحی پر ایک حدیث پاک پیش کرتا ہوں مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ

الله عنہ کتب میں نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی وحی کا تذکرہ تسلسل کے ساتھ موجود ہے اگر حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی ہوتا یا سلسلہ وحی نے جاری رہنا ہوتا تو حضور ﷺ کے ارشادات میں یا قرآن پاک میں ضرور اسکا ذکر کیا جاتا ہے۔

اگر کسی قسم کے نبی کے آنے کا امکان ہوتا تو حضرت سیدنا صدیق ابیر رضی اللہ عنہ مسلمہ کذاب سے جہاد کرنے کی بجائے اس سے اسکی نبوت کے دلائل کا سوال کرتے یا علماء کے ایک گروہ کو اس سے مناظرہ کرنے کیلئے روانہ کرتے لیکن تاریخ گواہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف جہاد کیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان:

"عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيٍّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ"

"عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی آکتا تو عمر نبی ہوتے" (سنن ترمذی، حدیث نمبر 3686)

دلیل ہے نبوت کے ختم ہونے پر اس طرز تناطیب میں اہل اصول فرماتے ہیں کہ ایک شے کا ثبوت دوسری شے کی نفی کو لازم کرتی ہے سمجھانے کیلئے عرض کرتا ہوں:

"لَوْلَا عَلَى الْحَلْكَ عَمَرْ"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر علی رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو عمر بلاک ہو جاتا۔ یعنی علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی ثابت ہے جس سے عمر رضی اللہ

"ولكن ابکی ان الوجی قد انقطع"

"میں تو اس بات پر روتی ہوں کہ وہی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

اگر کسی قسم کے نبی کی آمد متوقع ہوتی یا سلسلہ وہی جاری رہتا تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ضرور نشاندہ ہی اور درستگی فرماتے کہ اے ام ایمن کیا ہوا اگر عاشی طور پر وہی منقطع ہو گئی ہے عنقریب کوئی اور نبی آجائے گا اور وہی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو جائیگا ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ وہ دونوں رونے میں شامل ہو گئے اور تائید کی کہ اب کسی قسم کا کوئی نبی اور کسی قسم کی کوئی وہی نہیں آئیگا۔

انقطاع وہی پر خود مرزا قادریانی لکھتا ہے "ہر ایک دامہ مجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق ال وعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ کیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبراہیل بعد وفات رسول اللہ ہمیشہ کیلئے وہی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور ہی یہیں تو پھر کوئی شخص باعثیت رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا" (ازالہ اوہام ص 577 از مرزا غلام احمد قادریانی)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

"کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم و صاحب فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل طلب کیلئے اس کی تفسیر اپنے قول لا نبی بعدی میں واضح طور پر فرمادی اور اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم بعد وہی بند ہو جانے کے بعد اس کا کھننا جائز قرار دیں گے اور صحیح نہیں ہے جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے اور ہمارے رسول کے بعد نبی کیونکر آ سکتا ہے دراں حالیکہ آپ کے وفات کے بعد وہی منقطع ہو گئی

اللهُ عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاتَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ الْأَيْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَذُورُهَا هَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُورُهَا فَلَمَّا أَنْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكْثُ فَقَالَ لَهَا مَا يُبَكِّيْنِكِ؟ أَمَا تَعْلَمِنَا أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِنِ إِنِّي لَا عَلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِكُنْ أَبْكِنِ أَنَّ الْوَجْهَ قَدِ اِنْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّهُ يَجْتَهِمْهَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَهَا يَبْكِيَانَ مَعَهَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ:- "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا چلو ام ایمن کے پاس چلیں اور ان کی زیارت کریں جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے جب وہ ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں انہوں نے کہا روئی کیوں ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہتر ہے انہوں نے کہا میں اس لیے نہیں رورہی یہ مجھے معلوم ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بہتر ہے بلکہ میں تو اس لیے رورہی ہوں کہ آسمان سے وہی کا نزول منقطع ہو گیا ہے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں حضرات کو رونے پر مجبور کر دیا اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے"۔

اس حدیث پاک میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا فرمان کہ:

- اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا غائبہ فرمادیا" (حہامتہ البشری ص 34) از مرزا غلام احمد قادریانی
- 6: خسرو پرویز، شیرویہ (خسرو کے اپنے بیٹے نے قتل کر دیا) 2 ہجری
- 7: عتیقہ بن ابوالہب، شیر نے چیرڈالا (حضور اکرم ﷺ نے اس کے لیے بدعا بھی کی تھی) 2 ہجری
- 8: ابو جہل، دو شخصیت مجاہدین معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہ (بن عفر ارضی اللہ عنہ) نے قتل کیا، 2 ہجری
- 9: خالد بن سفیان حذلی، حضرت عبد اللہ بن ائمہ رضی اللہ عنہ نے سرلا کر حضور ﷺ کے قدموں میں رکھ دیا، 2 ہجری
- 10: ولید بن معیہ مخزوی، بدر میں جبراہیل علیہ السلام نے آنکھ نکال دی، 2 ہجری
- 11: امیہ بن خلف، حضرت بلال رضی اللہ عنہ (مؤذن رسول ﷺ)، 2 ہجری
- 12: نصر بن حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ (خلیفہ پھارم)، 2 ہجری
- 13: عصماء (یہودی شاعرہ)، نایبنا صحابی عمر بن عدی رضی اللہ عنہ، 3 ہجری
- 14: ابو عکف (120 سالہ بوڑھا گستاخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گستاخ بوڑھا بھی ہوت بھی کوئی معانی نہیں)، حضرت سالم بن عمر رضی اللہ عنہ، 3 ہجری
- 15: کعب بن اشرف، حضرت ابو نائل، محمد بن مسلمہ، حارث بن اور رضی اللہ عنہ، 3 ہجری

اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا غائبہ فرمادیا" (حہامتہ البشری ص 34) از مرزا غلام احمد قادریانی

قرآن پاک کی صریح آیات، صحیح احادیث مبارکہ اور اپنی ہی تحریرات کے خلاف دعویٰ نبوت کر کے مرا نے شقاوتوں از لی کا ثبوت دیا اور اجماع امت کے خلاف عمل کیا، کسی ایک صحابی کا قول بھی انقطاع نبوت اور انقطاع وحی کے خلاف نہیں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کو اس کذاب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

گستاخ رسول اور ان کو جہنم واصل کرنے والے خوش نصیب غازیوں کے بارے میں معلومات

- نوٹ: یہاں پر میں جو معلومات دیتے گا ہوں وہ انتہائی مفید ہیں۔
- اس میں تین چیزیں اسی ترتیب سے لکھی ہوئی ہوں گی۔
- گستاخ کا نام، گستاخ کو قتل کرنے والے غازی کا نام، سن وقوع جس طرح یہ لکھا ہوا ہے اسی طرح سے میں تین سب سے پہلے گستاخ کا نام اس کے بعد غازی کا نام اور اس کے بعد سن وقوع لکھوں گا۔ یاد رہے یہ معلومات کسی بھی ویب سائیٹ سے کاپی نہیں کی جا رہی بلکہ ذاتی مطالعہ کے بعد یہ معلومات کا تھوڑا سا ذریعہ جمع کر سکا ہوں۔ لہذا اگر کہیں کوئی غلطی ہو جائے تو پسرو بتائیں جزاک اللہُ خیرا
- 1: ابی بن خلف، بنی اکرم ﷺ، 3 ہجری
- 2: بشر مناف، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (خلیفہ دوتم)، 3 ہجری
- 3: عقبہ بن ابی معیط، حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، 2 ہجری
- 4: ابوالہب، موزی بیماری میں مر گیا، 2 ہجری
- 5: اروہ ام جمیل (زوج ابوالہب)، فرشتے نے لاکھوں دیا (رسی کے

ابو بکر صدیق: ملتظم ختم نبوت فرم

(بقیہ آئندہ ان شاء اللہ)

رمضان کے لئے

احترامِ رمضان اور مرزا قادیانی

حافظ عبید اللہ

دوسری آیت (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآن... إِلَى آخِرِ الْآيَةِ) نازل ہوئی تو یہ اختیارِ ختم ہو گیا اور طاقتِ والوں پر روزہ رکھنا لازم ہو گیا۔

(صحیح بخاری: نمبر 1949 / صحیح مسلم: نمبر 1145)

کیا یہمارا اور مسافر کے لئے مطلقاً روزہ رکھنا جائز نہیں؟

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہمارا اور مسافر کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ کسی صورت میں روزہ نہ رکھیں اور اگر انہوں نے روزہ رکھ لیا تو یہ ناجائز اور اللہ کے حکم کے خلاف ہو گا، یہ ایک غلط فہمی ہے، آئیے مختصر طور پر چند روایات کا مطالعہ کرتے ہیں:

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ

آپ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سولہ رمضان کو ایک غزوہ میں شرکت کی، ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا اور کچھ نہ رکھا، نہ روزہ داروں نے نہ رکھنے والوں کے عمل کو بُرا سمجھا اور نہ ہی روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں کو کچھ کہا۔

(صحیح مسلم: باب جواز الصوم والفطر فی رمضان، نمبر 116)

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

آپ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنے والوں یا نہ رکھنے والوں پر کوئی تنقید نہ کرو یعنکہ نبی کریم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔ نیز ایک روایت میں فرمایا کہ: فِيمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ

ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن رمضان المبارک کے روزے میں جواہل ایمان پر فرض کیے گئے، شروع میں جب روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تو ایسے یہماروں کو جن کے لئے روزہ رکھنا دشوار ہو نیز مسافروں کو

اختیار دیا گیا کہ وہ رمضان المبارک میں روزہ نہ کر سکیں تو بعد میں مناسب وقت پر جتنے روزے چھوڑے ان کی قضاۓ کر لیں، نیز شروع میں یہماروں اور مسافروں کے علاوہ ایسے لوگوں کو بھی جو روزہ کی طاقت رکھتے تھے لیکن کسی وجہ سے روزہ رکھنے کا دل نہیں چاہتا یہ رخصت دی گئی کہ ہر ایک روزے کے بد لے فدیہ بصورت صدقہ ادا کر دیا کریں، لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ روزہ رکھنا بہر حال تمہارے لئے بہتر ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: سورۃ البقرہ کی آیات 183 تا 184)

لیکن یہ حکم شروعِ اسلام میں تھا جب لوگوں کو روزے کا خوگر کرنا مقصود تھا، اس کے بعد سورۃ البقرہ ہی کی آیت نمبر 185 سے معلوم ہوتا ہے کہ یہماروں اور مسافروں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے روزہ کے بد لے فدیہ دینے کی رخصت منسوخ کر دی گئی (صرف ایسے لوگوں کے لئے باجماع امت یہ حکم باقی رہ گیا جو بہت بوڑھے ہوں یا ایسے یہماروں کہ ان کی محنت کی امید ہی نہیں رہی)، چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت سلمہ بن الاکوع سے یہ منقول ہے کہ پہلے یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جس کا جی چاہے روزے رکھے اور جس کا جی چاہے ہر روزے کا فدیہ دے دے، لیکن جب

جمہور فقہاء کے نزدیک اگر روزہ رکھنے میں مشقت نہ ہو تو رکھنا بہتر ہے،
اگر نقصان کا اندر یہ شہ ہو تو نہ رکھنا بہتر ہے۔

مرزاٹی شبہ

مرزاٹی فقہ میں لکھا ہے کہ بنی کریم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کو ”عصاۃ“ (نافرمانی کرنے والے) قرار دیا ہے۔ (فقہ احمدیہ، ج 1 ص 288، نظارت نشر و اشاعت قادیان، 2004)، اسی طرح حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ: ایک سفر کے دوران بنی کریم ﷺ نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ایک آدمی پر سایہ کیے ہوتے ہیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ ایک آدمی ہے جو روزے سے ہے (اور روزے کی وجہ سے تکلیف میں تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیں من البر الصوم فی السفر، کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

شبہ کا ازالہ

پہلا واقعہ جس کی طرف اشارہ ہے صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یوں منقول ہے کہ: بنی کریم ﷺ رمضان کے مہینے میں روزہ رکھ کر مکہ کی طرف نکلے، لوگوں کا بھی روزہ تھا، جب راستے میں ایک مقام ”کراع الغمیم“ پر پہنچ تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے بلند فرمایا تاکہ لوگ دیکھ لیں پھر آپ نے پانی نوش فرمایا (یہ لوگوں کے لئے ایک قسم کا حکم تھا کہ سب لوگ اپنے روزے توڑ لیں)، اس کے بعد آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگوں نے ابھی تک اپناروزہ نہیں توڑا تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ نافرمانی کرنے والے ہیں (یعنی جب

شاء افطر۔ جس کا جی چاہے (سفر) میں روزہ رکھ لے اور جس کا جی چاہے نہ رکھ۔

(صحیح بخاری: نمبر 1948 / صحیح مسلم: نمبر 1113)

یاد رہے یہ وہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میں جن کے بارے میں مرتقاً دیانی نے لکھا تھا کہ ”وَهُوَ قَرْآنٌ كَرِيمٌ كَمَنْجَنَةٍ مِّنْ أَوْلَى نَبْرَأَتِي“ اول نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارے میں ان کے حق میں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا بھی ہے ”إِذَا لَمْ يَأْتِهِ الْأَوْهَامُ حَصَدَهُ أَوْلَى رَأْيِهِ“ (ازالہ اوہام حصہ اول، رخ 3 ص 225)۔

☆ امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ بن عمرو الاسمی رضی اللہ عنہ نے بنی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھ لیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: إِن شِعْتَ فَصُمُّ، وَإِن شِعْتَ فَأَفْطِرُ۔ چاہو تو روزہ رکھ لو، چاہو تو نہ رکھو۔ (صحیح بخاری: نمبر 1943)

☆ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم ایک دن بنی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں نکلے، گرمی اتنی تھی کہ لوگوں نے گرمی کی شد سے بچنے کے لئے اپنے ہاتھ اپنے سروں پر رکھتے تھے، ہم میں سے سوائے بنی کریم ﷺ اور حضرت ابن رواحہ ﷺ کے کسی کارروزہ نہ تھا۔

(صحیح بخاری: نمبر 1945)

إن تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا مطلقاً منع نہیں، چنانچہ احمد فقہ میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا ناجائز ہے، البتہ امام احمد بن حنبلؓ کے نزدیک حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے (اگرچہ رکھنا بھی جائز ہے)، جبکہ

روزہ رکھنے کی طاقت بھی رکھتا ہو تو میرے نزدیک اس کا روزہ رکھنا زیادہ اچھا ہے۔ (سنن ترمذی، نمبر 710)۔

اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھتے ہیں کہ:
آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں، یہ اس صورت میں ہے کہ جب روزہ رکھنے میں مشقت اور تکلیف ہو..... (پھر آگے لکھتے ہیں)..... جو سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے، اور جس کے لئے روزہ رکھنے میں مشقت ہو اس کے لئے نہ رکھنا بہتر ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج 4 ص 183)

شارح صحیح مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھتے ہیں کہ: (جو یہ فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں) اس کا معنی ہے کہ جب روزہ رکھنے میں مشقت ہو اور نقصان کا اندر یہ ہو، حدیث کا سیاق یہی مفہوم بتاتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم، ج 7 ص 233)

واضح رہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ دونوں قادیانیوں کے مسلمہ اپنے اپنے وقت کے مجدد ہیں (دیکھیں مرزا کے مرید خدا نگاش قادیانی کی کتاب ”عمل مصنف“، صفحات 116 تا 120 طبع لاہور 1901 میں مجددین کی فہرست)، اور مرزا کے بقول مجددوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ (شهادۃ القرآن، رخ 6 ص 344)

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ بنی کریم ﷺ کا احکام دین سکھانے کا یہ معمول مبارک بھی تھا کہ آپ صحابہ کرام علیہ السلام کے سامنے عملی مظاہرہ فرمائے کریمیا کرتے تھے، جیسے آپ ﷺ نے یہ بتانے کے لئے کہ سفر میں اگر روزہ رکھنا مشکل ہو جائے تو اسے توڑا جاسکتا ہے سب

میں نے حکم دیا ہے تو پھر انہوں نے روزہ نہ توڑ کر میری نافرمانی کی ہے، اس کا یہ مفہوم نہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا نافرمانی ہے)۔

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ دوران سفر بہت سے لوگوں نے یہ شکایت کی کہ ان کے لئے روزہ باقی رکھنا دشوار ہو گیا ہے، اور لوگ آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ آپ کیا فرماتے ہیں، تو نبی رحمۃ اللہ علیہم السلام نے سب کے سامنے پانی نوش فرمایا کہ اپنا روزہ ختم فرمادیا تاکہ لوگوں کی بھی روزہ توڑ نے میں کوئی چکچاہٹ نہ ہو۔ (دیکھیں: مسند ابو داؤد طیاری، نمبر 1772)، اس واقعہ سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر سفر کے دوران روزہ برداشت سے باہر ہو جائے تو اسے توڑا

جا سکتا ہے، اگر سفر میں مطلقاً روزہ رکھنا منع ہوتا تو آپ ﷺ اور صحابہ کرام علیهم الرضوان روزہ رکھتے ہی کیوں؟۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے ضمن میں یہ بات نقل کی ہے کہ: ”وقال الشافعي : وإنما معنى قول النبي ﷺ ليس من البر الصيام في السفر ، و قوله حين بلغه أن ناساً صاموا ، فقال: أولئك العصاة ، فوجه هذا إذا لم يتحمل قلبه قبول رخصة الله ، فاما من رأى الفطر مباحاً وصام ، وقوى على ذلك ، فهو أعجب إليني“۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، نیز ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے آپ نے روزہ ختم کرنے کے باوجود روزہ قائم رکھا یہ فرمانا کہ وہ نافرمانی کرنے والے ہیں، یہ اس صورت میں ہے جب کسی کا دل اللہ کی طرف سے دی گئی رخصت کو قبول نہ کرے، ورنہ جو تسلیم کرتا ہو کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا مباح ہے اور پھر روزہ رکھے اور

ای طرح اگر سحری کھا کر سفر شروع کیا اور یہ گمان غالب ہو کہ افطاری سے پہلے پہلے گھرو اپسی ہو جائے گی تو روزہ رکھنا جاسکتا ہے۔

لیکن دوسری طرف ایسے فتوے بھی لکھے ہیں:

مرزا قادیانی کا فتوی لکھا ہے کہ: ”میریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں تو ان پر حکم عدولی کا فتوی لازم آئے گا۔“ (فقہ احمدیہ، ج 1 ص 288)

اگلے ہی صفحے پر مرزا قادیانی کا ہی یہ فتوی بھی لکھا ہے:
”جو شخص میریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔“ (فقہ احمدیہ، ج 1 ص 290)

واضح رہے کہ یہی مرزا قادیانی بذریعہ ریل سفر کی صورت میں روزہ رکھنے کی اجازت دے چکا ہے۔

اب آئیے مرزا فقہ کا ایک اور فتوی پڑھ کر آگے چلتے ہیں، ایک سوال کا جواب دیا جا رہا ہے جس میں پوچھا گیا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جاسکتا ہے یا نہیں؟ نیز کتنے میل کا سفر ہو جس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے، جواب ملاحظہ فرمائیں:

”سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے، البتہ رمضان کے احترام میں بر سر عام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے، سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں اسے انسان کی اپنی تیز اور قوتِ فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے۔“ (فقہ احمدیہ، ج 1 ص 289)

یعنی اگر کوئی ایک گاؤں سے ایک کلومیٹر دور دوسرے گاؤں میں جائے، یا گاؤں سے شہر جائے، یا مثلاً چناب نگر (سابقاً ربوہ) سے چنیوٹ جائے اور وہ اسے شرعی سفر قرار دے کر روزہ نہ

لوگوں کے سامنے پانی نوش فرمایا، آپ کا مقصد یہ مسئلہ سمجھانا تھا جو مسلمانوں نے سمجھ لیا، اب اس حدیث کو بنیاد بنا کر آج کوئی ایسا آدمی جس نے کسی وجہ سے روزہ نہیں رکھا بلکہ وجہ جمع کے سامنے رمضان میں سر عالم پانی یا چائے پینا شروع کر دے تو یہ احترام رمضان کے منافی ہو گا کیونکہ مسلمانوں کو یہ مسئلہ تو پہلے سے معلوم ہے کہ مسافر کے لئے عدم برداشت کی صورت میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے، بنی کریم ﷺ کے بعد کسی کے لئے اپنے آپ کو شارع کے منصب پر بٹھانے کا اختیار نہیں۔

مرزا فقہ کے متضاد فتوے

اگر مرزا فقہ کا جائزہ لیا جائے تو وہاں عجیب و غریب کچھ ڈی نظر آتی ہے کہیں یہ ملتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جاسکتا ہے، چنانچہ مرزا قادیانی کا ایک فتوی یوں نقل کیا ہے کہ: ”اگر ریل کا سفر ہو کوئی تکلیف کسی قسم کی نہ ہو تو رکھ لے، ورنہ خدا تعالیٰ کی رخصت سے فائدہ اٹھائے۔“ (فقہ احمدیہ، ج 1 ص 288 طبع قادیان 2004)

”اگر سفر کے دوران کسی جگہ رات کو ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو روزہ رکھنا جاسکتا ہے یعنی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے جبکہ دن بھر قیام رہے۔ نیز سحری کھانے کے بعد گھر سے سفر شروع ہو اور افطاری سے پہلے پہلے سفر ختم ہو جائے یعنی گھرو اپس آجائے کاظم غالب ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے۔“ (فقہ احمدیہ، ج 1 ص 289)

اُن فتووں سے معلوم ہوا کہ مطلقاً سفر میں روزہ رکھنا منع نہیں، بلکہ اگر سفر آرادہ (ریل وغیرہ کا ہو) تو روزہ رکھنا جاسکتا ہے، نیز اگر دوران سفر کہیں رات کے قیام کا انتظام ہو تو بھی روزہ رکھنا جاسکتا ہے،

اور پھر مرزا قادیانی کا فتویٰ یوں نقل کیا ہے کہ:
 ”فديه صرف شخني (یعنی ایسا بوجہ حجس کے قویٰ جواب دے سکے ہوں۔ ناقل) یا اس جیوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزے کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے، باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معدود سمجھا جاسکے، عوام کے واسطے جو صحبت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔“ (فقہ احمدیہ، ج 1 ص 297)

قارئین محترم! آپ نے بیماری اور سفر کے روزے کے احکام کا مطالعہ کیا، نیز روزے کا فدیہ کس کے لئے کافی ہے یہ بھی پڑھ لیا، آئئے اب ایک نظر ڈالتے ہیں مرزا قادیانی کے معمولات پر۔ باوجود قدرت کے روزوں کی قضاۓ نہیں کی بلکہ صرف فدیہ ادا کر دیا مرزا قادیانی کا بیٹا بیان کرتا ہے کہ:

”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود (نقیٰ اور جعلیٰ۔ ناقل) کو دورے پڑنے شروع ہوئے آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا آپ نے روزے رکھنے شروع کیے مگر آٹھو نروزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا اس لئے باقی چھوڑ دیے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرہوال روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے

رکھے اور نماز بھی قصر ادا کرے تو مرزا قیٰ فقة کے مطابق ایسا کرنا جائز ہے، اس فتوے میں جس بات کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ روزہ نہ رکھنے والے کو رمضان کے احترام کا سبق دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بر سر عام تھانے پینے سے احتراز کیا جائے۔

روزے کا فدیہ کا مسئلہ

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، بیمار اور مسافر کے لئے بیماری یا سفر کے دوران روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن بیمار کے صحت یا بہونے کے بعد اور مسافر کا سفر ختم ہونے کے بعد ان چھوڑے گئے روزوں کی قضاۓ لازم ہے، صرف فدیہ دے کر کام نہیں چل سکتا، صرف ایسے بیمار جن کے صحت یا بہونے کی کوئی امید نہ ہو یا بہت زیادہ بوجہ اشخاص کے لئے روزوں کے بد لے فدیہ ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے، یہ بات مرزا قیٰ فقة میں بھی لکھی ہے، ملاحظہ ہو: ”خواہ کوئی فدیہ بھی دیدے لیکن سال دو سال تین سال جب بھی صحت اجازت دے اسے حسب استطاعت روزہ رکھنا ہوگا۔“ (فقہ احمدیہ، ج 1 ص 295)

”رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص کے لئے ضروری نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہونے کی وجہ سے چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو (یعنی اسے ہر حال میں چھوڑے گئے روزوں کی قضاۓ کرنی ہو گی۔ ناقل) سو اسے اس کے کوہ ان روزوں کی قضاۓ سے پہلے ہی اپنے مویٰ کو پیارا ہو جائے، اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ یا تو وہ اس کی طرف سے ان روزوں کا فدیہ ادا کریں یا اتنے روزے رکھیں جو اس کے رہ گئے تھے۔“ (فقہ احمدیہ، ج 1 صفحات 295 تا 296)

راغبی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راغبی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرمادیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہیے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔

(سیرت المهدی حصہ اول، ج 1، ص 97، روایت نمبر 117، طبع جدید)

غور فرمائیں! ایک تو مرزا نے یہ جھوٹ بولا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے صرف روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے، یہ حکم نہیں دیا کہ مسافر کے لئے روزہ رکھنا جائز ہی نہیں، اس اباحت کے بعد اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”وان تصوموا خیر لكم“ روزہ رکھنا بہر حال تمہارے لئے بہتر ہے۔ خود مرزا کا قتوی پبلے باحوالہ بیان ہوا ہے کہ ”اگر میں کامسفر ہو اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھا جاسکتا ہے۔“ پھر آنے والا مہمان کہاں سے آیا تھا؟ کوئی ذکر نہیں، ممکن ہے ساتھ والے گاؤں سے ہی آیا ہو، نیز اس مہمان نے روزے کی وجہ سے کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہیں کیا تھا اور نہ ہی یہ شکایت کی کہ روزہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا لیکن مرزا قادیانی نے زردستی اس کا روزہ تزویادیا۔

اب یہ ملاحظہ فرمائیں:

”ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے حضرت کو اطلاع ہوئی تو آپ معد کچھ ناشتے کے ان سے ملنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: سفر میں روزہ تھیک نہیں اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہیے۔ چنانچہ ان کو ناشتہ کروانے کے روزے تزویادیے۔“

بعد جتنے بھی رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار (یعنی مرزا بشیر احمد ایم اے ایں مرزا قادیانی۔ ناقل) نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانے میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کو قضاۓ کیا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں صرف فدیہ ادا کر دیا تھا۔

(سیرت المهدی حصہ اول، ج 1، ص 59، روایت نمبر 81، طبع جدید)

قارئین محترم! عجیب بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو دورے بھی صرف رمضان میں ہی پڑتے تھے، اور اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ دوروں کی وجہ سے مرزا قادیانی نے جو روزے چھوڑے بقول مرزا کی یوں کے آن کا صرف فدیہ دے کر جان چھڑائی اور باوجود اس کے کہ بعد میں اس نے پورے پورے رمضان کی روزے بھی رکھے جیسا کہ اس روایت میں ذکر ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھنے پر قادر تھا چھوڑے ہوئے روزوں کی تقاضاء بھی نہیں کی۔

مہماںوں کا زبردستی روزہ تزویادیا

مرزا کا بیٹا بیان کرتا ہے کہ:

”ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں کوئی مہمان بیاں حضرت کے پاس آیا۔ اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گذر چکا تھا بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا حضرت صاحب نے اسے فرمایا آپ روزہ کھول دیں اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا ساداں رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو روزے تزویادیے۔“

وہاں سب کے سامنے یوں دودھ پینا احترامِ رمضان کے منافی تھا یا نہیں؟ کیا آن مسلمانوں کا جنہیں مرزا کا بیٹا "ناواقف مسلمان" لکھ رہا ہے رد عمل درست نہ تھا؟ مان لیا کہ مرزا نے بوجہ سفر روزہ نہیں رکھا تھا لیکن اس اجتماع میں موجود مسلمان حاضرین کی اکثریت تو مسافرنہ تھی بلکہ روزہ سے تھی۔ کیا مرزا تی فتح کا خود یہ فتوی نہیں کہ "رمضان کے احترام میں برسِ عام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے"؟۔
غالباً اسی سفر کا واقعہ ہے کہ لدھیانہ سے مرزا قادیانی امر تسریگیا، وہاں بھی ایک لپچر کے دوران اس نے سرعام چائے پی جس پر وہاں بھی اچھا خاصا ہنگامہ ہوا، یہ واقعہ مرزا کے دوسرے بیٹے اور دوسرے مرزا تی خلیفہ مرزا محمود نے ذکر کیا ہے (ملاحظہ فرمائیں:
سیرت مسیح موعود از مرزا محمود، صفحات 55 تا 56)۔

قارئین محترم! یہ تھا مرزا قادیانی کا رمضان کے روزے رکھنے کا معمول اور احترامِ رمضان، جس کا دعویٰ تھا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کی اتنی زیادہ تابعداری کی ہے کہ انعام میں اسے بوت ملی ہے۔ حقیقت میں مرزا قادیانی کا حال یہ تھا کہ:

هم طالب شہرت ہیں ہمیں تنگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

(سیرت المهدی حصہ اول، ج 1 صفحات 344-345، روایت نمبر 381، طبع جدید)

لاہور سے آنے والے حضرات یقیناریل کے ذریعے ہی آئے ہوں گے، انہوں نے روزہ کی وجہ سے کسی قسم کی تکلیف کا انہما بھی نہ کیا، لیکن مرزا قادیانی نے ان کے بھی زبردستی روزے تزوادیے۔

رمضان المبارک میں مسلمانوں، بندوں اور عیسائیوں کے اجتماع میں سرعام دودھ اور چائے پینا

مرزا قادیانی کا بیٹا اپنے باپ کے لدھیانہ کے ایک سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اس سفر میں حضور نے لدھیانہ میں ایک لپچر دیا جس میں ہندو، عیسائی، مسلمان اور بڑے بڑے معزز لوگ موجود تھے۔ تین گھنٹے حضرت نے تقریب فرمائی۔ حالانکہ بوجہ سفر دہلی کچھ طبیعت بھی درست نہ تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا اس لئے حضور نے بوجہ سفر روزہ نہ رکھا تھا۔ اب حضور نے تین گھنٹے تقریب جو فرمائی تو طبیعت پر ضعف ساطاری ہوا مولیٰ محمد احمد صاحب نے اپنے ہاتھ سے دودھ پلایا۔ جس پر ناواقف مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ مرزا رمضان میں دودھ پیتا ہے اور شور کرنا چاہا۔ لیکن چونکہ پولیس (انگریزی پولیس۔ ناقل) کا انتظام اچھا تھا اور ایسا شور کرنے والے مسلمان وہاں سے نکال دیے گئے۔"

(سیرت المهدی حصہ اول، ج 1 صفحات 788 تا 789، روایت نمبر 909، طبع جدید)

قارئین محترم! انصاف سے کہیں جس اجتماع میں نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مذاہب کے لوگ بھی ہوں اور رمضان کے مہینہ ہو

پروفیسر حافظ علام مجید الدین

ایمان سماویت میں امن و سلامتی کا ذکر کو رائج تریت

اصلان متقاربان احدهما الامانته القی ہی ضد الخیانته و مفاهیمہا سکون القلب
و لا خرالتصدیق (۲) ہمزہ، میم اور نون اصل میں قریب قریب
میں ایک معنی تو وہ ہے جو امانت ہے خیانت کی ضد، اور دوسرا معنی
تصدیق ہے، جسے کہا جاتا ہے آمنت، میں نے تصدیق کی یا میں ایما
ن لا یا، اسی کو امام الزمخشری اساس البلاغۃ میں نقل کرتے ہیں، وہ
کہتے ہیں کہ امن آمن سے ہے اس کا مطلب امان دینا ہے جیسے کہا
جاتا ہے لک الامان قد آمنتک (۳) تیرے لیے امان ہے
یعنی امن و سکون تحقیق میں نے تجھے امان دی مام راغب الا صفائی
امن کی لغوی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں، اصل الامن طما
نیته النفس وزوال الخوف، والامن والامانته
والامان في الاصل مصادر (۴) امن کی اصل نفس کا مطلب ہونا
اور ڈر کا چلے جانا ہے امن امانت اور ایمان اصل میں مصادر میں اور حا
لات کے پیش نظر ان کے معانی بدلتے رہتے ہیں۔

امن کی اصطلاحی تعریف:
امام جرجانی امن کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "عدم
توقع مکروہ فی الذمآن الاتق" (۵) آنے والے وقت
میں کسی بڑی چیز کی توقع کا کامن ہونا امن کہلاتا ہے، سلامتی کا لفظ بھی امن
کے مترادفات میں سے ہی ہے، یہ عربی کے لفظ السلام سے ماخوذ ہے

یہ مضمون چار مباحث پر مشتمل ہے
(۱) امن و سلامتی کے لغوی معانی و اصطلاحی معانی
(۲) قرآن و حدیث میں امن و سلامتی کا ذکر
(۳) تورات میں امن و سلامتی کا ذکر
(۴) اناجيل میں امن و سلامتی کا ذکر
کسی بھی معاشرے میں امن ریڑھ کی پڑی کی حیثیت رکھتا ہے، امن
عالم باعث تسلیک مخلوق نداہے اور فرادی الارض موجب برکت سکون
کسی بھی معاشرے کی ترقی و عروج وہاں کے امن و سلامتی سے مشروط
ہے، جو معاشرے امن و سلامتی کی برکت سے محروم ہو جاتے
میں، بتاہی و بر بادی وہاں ڈیرے لگاتی ہے، امن و سلامتی کے حوالے
سے مذاہب سماویہ کا کیا موقف ہے یہ جاننے سے پہلے امن و سلامتی کی
تعریف کر لی جائے۔

بحث اول

امن کی لغوی تعریف:

امن عربی زبان کا لفظ ہے، جو کثیر معانی میں مستعمل ہے، امام ابن منظور افریقی اپنی شہرہ آفاق لغت لسان العرب میں لکھتے ہیں امن
ضد الخوف، ولا مانة ضد الخیانته، (۱) امن خوف کی
ضد ہے، اور امانت خیانت کی ضد ہے، اسی طرح امام ابن فارس مجعم
مقابلیں اللغۃ میں رقم طراز میں کہ الهمزة والمیم و النون

میں ان معانی میں بھی مستعمل ہے سلام ہی حق مطلع الفجر (۱۰) فجر کے طبع ہونے تک سلامتی ہے، تو سورۃ القدر میں سلامتی اور سلام کے ایک ہی معنی میں ہیں، یہ اللہ پاک کا نام بھی ہے جیسا کہ سورۃ الحشر کے آخر میں ہے هو اللہ الذی لا اله الا ہو الیک القدوس السلام (۱۱) السلام کا ایک معنی اطاعت اور سر جھکادینا بھی ہے قرآن پاک میں ہے، یا ایہا الذین آمنوا اد خلو افی السلام کا فتنہ (۱۲) اے ایمان والو اطاعت میں پورے پورے عمل پیرا ہو جاؤ، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نار نمرود ٹھنڈی ہوئی تو اس کا ذکر بھی سلام کے ساتھ آیا قدنا یا نار کوئی برداو سلام علی ابراہیم (۱۳) ہم نے کہا اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا تو اگر بنظر غارت دیکھا جاتا تو السلام قرآن پاک میں ۲ معانی میں مستعمل نظر آتا ہے، (۱) اللہ پاک کے نام کے طور پر (۲) لڑائی اور فناد سے اجتناب صلح کے معنی میں (۳) اطاعت الہی کے معانی میں ایک دوسرے کو سلام یعنی رحمت بھیجنے کے معنی میں، اسی طرح یہ تمام معانی ہیں، امن و سلامتی پر دلالت کرتے ہیں، احادیث میں اس کے معنی کثیر ہیں۔

جاری ہے

(یہ مضمون طویل ہے ان شاء اللہ تبقیہ مباحث اگلے شماروں میں پیش کی جائیں گی)

تمام اہل اسلام کو عید الفطر مبارک ہو

السلام کے بھی کثیر معانی ہیں عظیم لغوی معنی امام ابن فارس اپنی مجمعیں لکھتے ہیں، السلام لغتہ معناہ الصحّۃ والعافتیۃ السین و الامر والبیم معظم بابہ من الصحّۃ والعافتیۃ، قال اهل العلم اللہ جل ثناء وہ هو السلام، سلامتہ میا يلحق المخلوقین من العیب والنقص والفناء (۶) السلام کا لغوی معنی صحّۃ وعافتیت ہے میں لام اور میم اکثر صحّۃ وعافتیت کا معنی دیتے ہیں، اصل علم کہتے ہیں اللہ جل شانہ کا نام بھی السلام ہے اس کا مطلب ہے وہ ذات جو مخلوق کو پیش آنے والے تمام عیوب نقصاں اور فنا سے پاک ہے، اور السلام کا ایک معنی صلح بھی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے وان جنحو اللسلم فاجنح لها (۷) اور اگر وہ صلح کیلئے بازو پھیلائیں تو آپ نے ان کیلئے بازو پھیلائیں، امام ابن منظور افریقی لسان العرب میں لکھتے ہیں السلام کا ایک معنی برات ظاہر کرنا بھی ہے، السلام والسلامتہ: البرائتہ و قوله تعالى واذا خاطبهم الجاهلون قالوا اسلاما (۸) برات کا مطلب دور ہونا یا زیر اری کا اظہار ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے کہ جب وہ (احل ایمان) سے خطاب کرتے ہیں تو (احل ایمان) ان سے سلام کہتے ہیں یعنی بحث و مباحثہ نہیں کرتے بلکہ سلام کر کے رخصت ہو جاتے ہیں، اور السلام کا ایک معنی سلام کرنا بھی ہے جیسا کہ مسلمانوں میں السلام علیکم کہنا راجح ہے تم پر رحمت ہو، تو یہ معنی بھی سلامتی کے معانی سے ماخوذ ہے، ابن منظور اس بات پر گفتگو ختم کرتے ہیں کہ السلام والتحیۃ معناها واحد و معنایہما السلامتہ من جمیع الالفات (۹) سلام اور تحیۃ ایک ہی معنی رکھتے ہیں اور اس کا مطلب ہے پریشانی سے بچنا، قرآن پاک

ماہنامہ مجلہ الخاتم کے لیے دنیا بھر سے نمائندہ گان کی ضرورت ہے

محلہ الخاتم کے لیے پاکستان کے مختلف شہروں اور دنیا کے مختلف ملکوں سے نمائندہ گان کی ضرورت ہے۔ اگر بالفرض پاکستان کے شہر اسلام آباد کے لیے ہمارے نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اسلام آباد کے ساتھیوں کے لیے تمام رسائل ہمارے نمائندہ کے پاس بھیجنے جائیں گے پھر نمائندہ پر لازم ہو گا کہ اپنے علاقے سے رابطہ کرنے والے دوستوں کو رسائل پہنچا دے۔ اگر آپ بھی نمائندگی کے خواہشمند ہیں تو جلد رابطہ کریں یاد رہے کہ نمائندہ کے لیے لازم ہے کہ ہر ماہ کم از کم 25 رسائل خرید فرمائے اور ادارہ کو اس کی قیمت ادا کرے۔ ابھی رسالہ کی قیمت 30 روپے مقرر کی گئی ہے۔

فی الوقت ہمارے نمائندہ گاہ جو منتخب ہوئے ہیں ان کے رابطہ نمبرز پیش کیے جاتے ہیں۔

محمد اویس شاہد	03408365636	سائبٹ ایریا کراپی
حسن رضا	03454749318	لاہور
شاہد مسیمین	03338439170	سیالکوٹ
قاضی سلمان حبیب	03435321754	تلگنگ چکوال
خرم محمود گوڈل	03236920942	فیصل آباد
محمد احمد	03455186622	اسلام آباد
سید فضل الرحمن	03017778002	بہاولپور
محمد ابو بکر صدیق	03076292454	سرگودھا
ضیاء رسول	03007376730	بہاولنگر
تو قیر احمد اشرفی	03224474420	لاہور
محمد نعمان	03336148808	ڈیرہ اسماعیل خان

رابطہ دفتر

کنز الایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ، گلہ اسماعیل والا، نذر دگور میں نیکر

+92+3247448814 گرجا کھروڑ، گوجرانوالہ

تفاہل ادیان اور روشنستش قین پر ایک عظیم علمی درس گاہ کا قیام

کنز الایمان ریسرچ نیٹوورک جو کہ آن لائن چار سالہ درس نظامی (علم دین کورس) کروانے کا منفرد ادارہ ہے جس میں الحمد للہ دنیا بھر سے سینکڑوں طلباء و طالبات علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ ابھی ادارہ نے ایک عظیم علمی کام کرنے کی نیت کی ہے، ہم ایک ایسا ادارہ بنانا چاہ رہے ہیں جس میں تقابل ادیان کا مطالعہ ہوں جس میں ایسے علماء تیار کیے جائیں جو درس نظامی کے علاوہ، عالمی مذاہب کی کتب کا بھی ادارک رکھتے ہوں۔ ایک ایسی عظیم درس گاہ کی ضرورت ہے جس میں معاندین اسلام جیسے عیسائی، یہودی، بدھ، ہندو، ملحدین، قادیانی وغیرہ کے ہر سوال کا جواب دینے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہو۔ ایسی علمی درس گاہ کہ جس میں کسی مسلک یا فرقہ کی بات نہ کی جاتی ہو، ایسی علمی درس گاہ کی ضرورت ہے جس میں عربی، انگلش کے ماہرین علماء تیار کیے جاتے ہوں۔

الحمد للہ کنز الایمان ریسرچ نیٹوورک کے زیر اہتمام ایک ایسے ہی علمی پروجیکٹ کا آغاز کیا جا رہے ہے۔ گوجرانوالہ کی سر زمین پر ایک کنال رقبہ پر محیط ایک عظیم علمی درس گاہ کا قیام عمل میں آ رہا ہے جس میں آپ کے تعاون کی اشتراک ضرورت ہے۔

آپ تمام سے مود باندھ عرض ہے کہ اس مرتبہ اپنے تمام صدقات چاہے واجب ہوں یا نافذہ زکوٰۃ و فطرات وغیرہ سبھی صدقات ادارہ کنز الایمان کو دیں تا کہ دینی کاموں میں معاونت ہو جائے۔

بمارفے درج ذیل پر اجھکش بیسیں:

1: گوجرانوالہ میں ایک کنال ارضی خریدنی ہے جس کی رقم 23 لاکھ روپے ہے اس ادارہ میں تقابل ادیان پر تعلیمات ہوں گی ان شاء اللہ۔

2: بمحال کنز الایمان ریسرچ نیٹوورک کی بلڈنگ کرایہ پر ہے جس کے مہاہد اخراجات 18000 کے قریب ہیں یاد رہے کہ اس دارہ میں بچے اور بچیاں بالکل فری علم دین حاصل کرنے آتے ہیں۔

3: اس کے علاوہ ختم نبوت کے حوالے سے کسی قسم کے اخراجات ہوتے ہی رہتے ہیں، جیسے رسائل و جرائد کی اشاعت وغیرہ آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ ادارہ کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تعاون کو یقینی بنائیں۔

ہمارا ذوقی طور پر بُنک اکاؤنٹ جس میں آپ اپنی رقم ارسال کر کے ہم کو اطلاع کر سکتے ہیں۔

MCB

PK62MUCB0700805941003258

Branch Cod:1034

Branch jinnah Road Near Crown Cinema Gujranawala Pakistan

بنک اکاؤنٹ

خادم کنز الایمان ریسرچ نیٹوورک: مفتی سید مبشر رضا القادری

فون نمبر، ڈس ایپ نمبر +92-3247448814